ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16
جمعۃ المبارک 13/نومبر 2009ء
24/ذی القعدہ 1430 ہجری قمری ۞ 13/نبوت 1388 ہجری شمسی
شمارہ 46

ہر حال میں اطاعت کرنا واجب ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں ،خوشی میں ، ناخوشی میں، حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ مومن قوی دل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ مومن کی مصیبت اس پر سہل ہوجاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفّارہ ہوتی ہے مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہوجاتی ہے۔

24/ستمبر 1905ء۔ قبل دوپہر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے تذکرہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

’’اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی۔ مگر اب تو ذرّہ ذرّہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف وخطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آ کر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل ماردیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اُسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آجانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ یورپ میں جہاں دہریوں کی کثرت ہے وہاں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہے کہ کسی اور ملک میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ہمّ و غم اور مصائب کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے دل کمزور ہوجاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذت انہیں دنوں میں آتی ہے اور ایمان انہیں ایام کے لئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مالی غم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اس وقت کافر اور غیر کافر کی حالت یکساں ہوسکتی ہے۔ لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ان باتوں کا امتحان ہوجاتا ہے اور ثابت ہوجاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔

مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے۔ اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے۔ صبر کیا ہے؟ یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ مصیبتوں میں جب مومن صبر کرتا ہے تو صبر بھی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس صبر میں مشابہت نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی ایک نئے رنگ کا معاملہ ہوتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایک نیا خدا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس پر ایمان لاکر معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ جب مشکلات اور مصائب کی وجہ سے مومن دعائیں کرتا ہے تو دو فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ مصائب خود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں۔ دوسرے ان دعاؤں کے ذریعہ ان سے نجات بھی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر اس کی قدرتوں پر ایمان بڑھتا ہے۔ مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آ ہی جاتی ہے۔ خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو۔ لیکن مومن کی مصیبت اس پر سہل ہوجاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہوجاتی ہے۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے۔ خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہئے‘‘۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہوسکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اسے موت آگئی تو حرج کیا ہوا؟ مومن کے لئے تو موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔ پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہوسکتی بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔ ایسے شخص کو البتہ سخت عذاب ہوتا ہے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ موت ہی نہ آوے تو یہ خیال خام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ناپائیدار قرار دیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے دوسرے جہان میں سخت دردناک جہنم ہوگا ہوگا جس کے لئے اسے تیار رہنا چاہئے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 391-392۔ جدید ایڈیشن)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق چند دلائل

(حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم) کے تبلیغی واقعات کے حوالہ سے)

{انسانی فطرت ہے کہ اگر اسے بعض باتیں واقعات کے رنگ میں بتائی جائیں تو انہیں یاد رکھنا اور سمجھنا نسبتًا آسان ہوجاتا ہے۔اس لئے عام طور پر قصے کہانی کے رنگ میں اخلاقی نصائح کی جاتی ہیں۔لیکن اگر کوئی بیان سچے اور حقیقی اصلی واقعات اور ذاتی تجربات پر مشتمل ہو تو اس کا اور بھی زیادہ گہرا اثر ہوتا ہے اور انسان اسے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتا اور یاد رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت سے متعلق غیر از جماعت افراد کی طرف سے کئی قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔سلسلہ کے لٹریچر میں اس موضوع پر بہت سا مواد موجود ہے جس میں ختم نبوت کی حقیقت کے بیان کے ساتھ معترضین کے شبہات اور وساوس کے جواب بھی دیئے گئے ہیں۔یہ لٹریچر جماعت کی ویب سائٹ www.alislam.org پر بھی مہیا ہے۔

ذیل میں ہم سلسلہ احمدیہ کے ایک جید عالم اور کامیاب مناظر حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم) کے خودنوشت حالات میں سے بعض واقعات ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جن میں ختم نبوت کے حوالہ سے ان کی بعض تبلیغی مجالس کا ذکر ہے۔ہمیں امید ہے کہ احمدی احباب کے لئے یہ واقعات دلچسپی کا موجب ہوں گے اور وہ ان میں مذکور دلائل کو پوری طرح سمجھ کر تبلیغ کے دوران ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایک نئے عزم کے ساتھ تبلیغ کے میدان میں قدم آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے ارشادات کی کما حقہ تعمیل کی توفیق بخشے ہمارے علم اور فہم میں ترقی و برکت دے اور ہماری مساعی کو قبول فرماتے ہوئے مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔(مدیر)}

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سمبڑیال کے ایک پیر صاحب سے ختم نبوت کے موضوع پر مباحثہ

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل تحریر کرتے ہیں کہ:

❁......ایک دفعہ میرا مباحثہ ختم نبوت کے موضوع پر اپنے ایک گاؤں کورووال ضلع سیالکوٹ میں پیر نادر شاہ صاحب سے ہوا جو سمبڑیال کے رہنے والے تھے۔جب پیر صاحب بحث میں عاجز آ گئے تو انہوں نے ایک مولوی کو کھڑا کر دیا اور اسے کہا کہ تم کہو میں اسی طرح خدا کا نبی ہوں جس طرح مرزا صاحب نبی ہیں۔اور پیر صاحب نے کہا کہ اب اسے جھوٹا ثابت کرو۔اس پر مَیں اٹھا اور مجمع کو مخاطب کر کے کہا دوستو! خدا کا شکر ہے جو مسئلہ میرے اور پیر صاحب کے درمیان زیر بحث تھا وہ حل ہوگیا ہے۔بحث یہ تھی کہ رسول کریم ﷺ کے بعد آپ کی اُمّت میں نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔پیر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ آ سکتا ہے جو یہ دیکھئے پیر صاحب کا نبی جو سامنے کھڑا ہے۔آپ یہ مان گئے ہیں کہ نبی آ سکتا ہے تبھی تو انہوں نے آپ سب لوگوں کے سامنے مولوی صاحب سے نبوت کا دعویٰ کرایا ہے۔اب یہ چاہتے ہیں کہ مَیں اسے جھوٹا ثابت کروں مگر مجھے اسے جھوٹا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا بلکہ پیر صاحب نے اس سے دعویٰ کروایا ہے اور خود پیر صاحب بھی اسے دعویٰ میں جھوٹا جانتے ہیں اور یہ شخص خود بھی اپنے آپ کو اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھتا ہے۔اور آپ سب لوگوں کے نزدیک اور میرے نزدیک یہ جھوٹا ہے۔لہذا اس کو جھوٹا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس پر پیر صاحب نے کہا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ جس آیت قرآنیہ سے تم اسے جھوٹا ثابت کرو گے اس آیت سے مَیں مرزا صاحب کو جھوٹا کر دوں گا۔اس پر مَیں نے کہا لیجئے پیر صاحب مَیں ایک آیت پیش کرتا ہوں جو پیر صاحب کے پیش کردہ جھوٹے نبی کو جھوٹا ثابت کر دے گی اور حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ اس آیت کی رُو سے سچے ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے۔ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) کہ ہم اس وقت تک عذاب بھیجنے والے نہیں یہاں تک کہ ہم کوئی رسول مبعوث کر لیں۔اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول پہلے مبعوث ہوتا ہے عذاب اس کے بعد آتا ہے۔حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ سے پہلے امن امان تھا۔ آپ کے دعاوی کے بعد پے در پے عذابوں کا سلسلہ شروع ہوا۔کہیں طاعون کی صورت میں، کہیں زلازل کی صورت میں مگر پیر صاحب کا یہ جھوٹا مدعی نبوت عذابوں کے اس سلسلہ کے بعد دعویٰ کر رہا ہے۔لہذا یہ آیت پیر صاحب کے مدعی کو جھوٹا ثابت کرتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ میں سچا ثابت کر رہی ہے۔

میرے اس آیت کو پیش کرنے پر پیر صاحب مبہوت رہ گئے اور انہیں کوئی جواب نہ سوجھا۔اس مجلس میں انہوں نے اپنے ایک غیر از جماعت دوست کو اپنی طرف سے ثالث بھی بنایا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر گفتگو کا گہرا اثر ہوا اور وہ احمدیت میں داخل ہوگیا۔فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

(باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

جبین ازل پر جو تحریر ہے　　وہ کلمہ بھی ظالم کی جاگیر ہے ؟
خدا جانے کیا اس کی تقدیر ہے　　کہ دیں جس کا مومن کی تکفیر ہے

کریں فیصلے جو بھی شاہ و وزیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

ترے دیں کے غم میں ہیں دلگیر ہم　　دعا کی اٹھائے ہیں شمشیر ہم
ہیں صبر و رضا کی بھی تصویر ہم　　ترے نام پر پا بہ زنجیر ہم

تری رہ کے ہم ہیں شہید و اسیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

کسی فانی فی اللہ کی معجز دعا　　نے مردہ زمانے کو زندہ کیا
اُسی سیّدؐ دو جہاں کا خدا　　ہے سنتا غلاموں کی اب بھی دعا

تجھی پر نظر ہے سمیع و بصیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

یہ سب درد اپنے یہ سب ابتلا　　خدا کے لئے ہیں وہی ہے جزا
نیا تو نہیں ظلم کا سلسلہ　　عدو میرا صدیوں کا پالا ہوا !

"متی نصر" کہتے ہیں بندے حقیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

یہ صبر انبیاء کی ہے خُو خوش نصیب!　　"رفع" بھی مقدر ہے بعداز "صلیب"
ہم اُس چاپ کو پا رہے ہیں قریب　　کہ سنتے ہیں آواز "اِنِّیْ مُجِیْب"

چلاتے رہیں گے دعاؤں کے تیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

خفا جس سے تُو ہو کبھی نہ ہو بھول　　ہو مقصود تیری رضا کا حصول
سکینت کا ہوتا رہے یوں نزول　　ہوں قربانیاں بارگہ میں قبول

نہیں غم یہ فضلوں کے عُشر عشیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

تری راہ میں پیارے جو قرباں ہوئے　　ترے قرب کے سارے مہماں ہوئے
یہ آثار کیسے نمایاں ہوئے　　کہ زخم اور مرہم بھی یکساں ہوئے(1)

ہر اک خیر کے ہم ہیں مولا فقیر(2)
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

بہت مختصر ہیں تعدی کے باب　　اور اسپ وطن کی سواری کے خواب
نکلنے کو پاؤں سے اب ہے رکاب　　لیا جائے گا میرے خوں کا حساب

کہاں بچ کے جائے گا دشمن شریر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

جبین ازل پر جو تحریر ہے　　وہ کلمہ بھی ظالم کی جاگیر ہے ؟
خدا جانے کیا اس کی تقدیر ہے　　کہ دیں جس کا مومن کی تکفیر ہے

کریں فیصلے جو بھی شاہ و وزیر
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

(فاروق محمود۔ لندن)

(1) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک شعر کو اپنی سادہ زبان میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی　　زخم و مرہم تبرّہِ یار تو یکساں کردی

(2) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص:25)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 67

ہم ذکر کرآئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی لندن ہجرت سے قبل فلسطینی مقبوضہ علاقوں کے رہائشی احمدی عربوں کے لئے پاکستان جانا تقریبا ناممکن ہی تھا اسی طرح دیگر عرب ممالک سے بھی احمدی احباب کا مرکز احمدیت میں جانا شاذو نادر کی طرح تھا۔حتی کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی صرف مکرم طٰہٰ قزق صاحب مرحوم اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ہی کسی قدر باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے اوران کے علاوہ کبھی کبھار اِکّا دُکّا عرب احباب ربوہ کی زیارت یا جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت پاتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد 1985ء کے تاریخی جلسہ سالانہ برطانیہ سے قبل ایک ایسے عرب زائر کے تاثرات اور واقعات درج کرنا شاید مناسب ہوں جنہیں ربوہ کی زیارت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کی سعادت ملی۔ان کا نام مکرم حسین قزق صاحب ہے۔

حسین قزق صاحب کی یادیں

حسین قزق صاحب مکرم طٰہٰ قزق صاحب کے قریبی عزیز ہیں اور لمبا عرصہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کویت میں رہے ہیں۔اور آج کل کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔مکرم حسین قزق صاحب نے ہماری درخواست پر ربوہ کے اپنے دوسفروں سے متعلق چند سطور لکھی ہیں جن میں سے ایک کا تعلق تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے عہد مبارک کے آخری ایام سے ہے جبکہ دوسرے کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خلافت کے پہلے سال سے ہے۔یہاں پر ان کی چند سطور کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک عجیب نوجوان

1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے عہد مبارک کے آخری جلسہ میں شمولیت کی سعادت پانے کیلئے مَیں نے ربوہ کا سفر اختیار کیا۔اس سفر کا آخری حصہ مجھے بذریعہ بس طے کرنا تھا۔لیکن بس کی حالت دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ اس میں سوار ہونا تو نہ صرف مشکل بلکہ شاید ناممکن ہو کیونکہ لوگوں کا ایک ہجوم غفیر اس پر سوار ہونے کیلئے دھکم پیل میں مصروف تھا، اور ایک حشر کا سا سماں تھا۔میری حیرانی اور پریشانی کو دیکھ کر ایک نوجوان نے مجھ سے پوچھا آپ کہاں جانا چاہتے ہیں۔مَیں نے کہا: ربوہ۔اس نے کہا کیا آپ جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آئے ہیں۔مَیں نے کہا: جی ہاں۔اس نے کہا کہ مَیں بھی احمدی ہوں اور مَیں بھی وہیں جارہا ہوں۔آپ بے فکر ہوجائیں مَیں آپ کی مدد کرتا ہوں۔وہ عجیب نوجوان تھا۔فوراً گیا اور دو ٹکٹیں بھی خرید لایا اور میرا سامان وغیرہ بھی خود ہی لے کر بس کی چھت پر چڑھ گیا۔جہاں اور بھی بیشمار لوگ اپنا اپنا سامان لے کر ایک دوسرے سے پہلے چڑھنے کی کوشش میں تھے۔پھر اس عجیب نوجوان نے مجھے اس بھری ہوئی بس میں سوار بھی کروادیا۔ہمیں سیٹ بھی مل گئی اور بیٹھنے کے بعد جب مَیں نے ٹکٹ کے پیسے ادا کرنا چاہے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔میرے متعدد بار کوشش کرنے کے باوجود وہ اپنی ضد پر قائم رہا۔مجھے راستہ میں اس نے بتایا کہ وہ ایک کمپنی میں سیلز مین کی نوکری کرتا ہے اور ایسی ہی بسوں پر تقریبا 1000 میل کا فاصلہ طے کرکے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آیا ہے۔ربوہ پہنچے تو اس عجیب نوجوان نے تیزی سے میرا سامان اتارا اور فورًا ٹانگہ لے آیا۔میرے کہنے پر وہ مجھے دارالضیافت لے گیا۔مکرم طٰہٰ قزق صاحب مجھ سے پہلے ربوہ پہنچ چکے تھے۔مَیں نے ریسیپشن سے ان کے بارہ میں پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کا نام تو یہاں پر خاصا مشہور ہو چکا ہے۔طٰہٰ قزق صاحب نکلے اور میرا تعارف کروایا اور یوں ایک لمبے مجاہدہ کے بعد مجھے پرامن مقام پر رہائش کے لئے کمرہ مل گیا۔جب مَیں نے مڑکر دیکھا تو وہ عجیب نوجوان ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔اس نے اپنا مکمل اطمینان کر لینے کے بعد مجھے الوداع کہا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔

مَیں یہاں یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس عجیب نوجوان کا طرز استقبال آج تک میرے ذہن پر نقش ہے۔یہ صرف اس مسیح محمدی کی جماعت کا ہی خاصہ ہے کہ جس میں مہمانوں کی راحت کے لئے ایک غیر معمولی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔یہ اس عجیب نوجوان کی ڈیوٹی نہیں تھی لیکن اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر صحیح اسلامی تعلیمات کو ایسے ہی سمجھا تھا کہ چاہے کسی کو آپ جانتے بھی نہ ہوں پھر بھی ان کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خلافت احمدیہ کے اس سپوت کو جزائے خیر دے۔آمین۔

خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ شاید یہ ’’عجیب نوجوان‘‘ ابھی زندہ ہو اور اس کی نظر سے یہ تحریر بھی گزرے۔(اگر وہ اپنا تعارف مع تصویر اور اس واقعہ کی تفصیل اپنے الفاظ میں لکھ کر الفضل انٹرنیشنل کے پتہ پر بھجوا سکیں تو اس کے لئے ہم ممنون ہوں گے)۔ہم اسے یہی کہتے ہیں کہ اے نوجوان! تجھے یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آج سے کئی سال پہلے جو تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کی تعلیم پر کما حقہ عمل کر کے دکھایا تھا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مکرم حسین قزق صاحب آج تک تمہارے لئے دعائیں کررہے ہیں۔نہ جانے ان دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیسے کیسے نوازا ہو۔یاد رکھو کہ تمہاری یہ نیکی رائیگاں نہیں گئی۔یہ بات جہاں اس نوجوان کے لئے خوشی کا باعث ہونی چاہئے وہاں دیگر نوجوانوں کے اندر یہ عزم بھی پیدا کرنے والی ہونی چاہئے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد آپ کی نصائح اور اوامر کو عملی طور پر ایسے اعلیٰ انداز میں اپنانے کی کوشش کرنی ہے جیسا حضور علیہ السلام ہم سے چاہتے تھے تاکہ ہمارا عمل اور ہمارا کردار ہی ہمارے ایمان اور عقیدہ کی پہچان بن جائے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 1985ء میں شامل ہونے والا جماعت احمدیہ کبابیر کا وفد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی معیت میں

بیٹھے ہوئے: محمود عبدالہادی عودہ، عبداللطیف اسماعیل عودہ، عبدالقادر نایف قصینی، مطیع عبدالہادی عودہ۔

کھڑے ہوئے پہلی صف: الحاج عبدالہادی احمد عودہ، مبلغ سلسلہ مولانا شریف احمد امینی، الحاج محمود احمد عودہ، الحاج رشید احمد عودہ، الحاج عبدالقادر عودہ۔

کھڑے ہوئے دوسری صف: عبداللہ اسعد عودہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ، حسین قزق، محمد ابراہیم اسعد عودہ

کھڑے ہوئے تیسری صف: موسیٰ اسعد عودہ الحاج ہاشم طیب عودہ، محمد عبدالہادی، کامل محمد عودہ۔

اہل ربوہ کا امتیاز

مکرم حسین قزق صاحب لکھتے ہیں کہ اگلے سال مَیں اپنے والدین کو بھی ساتھ لے کر جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے گیا۔یہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی خلافت کا پہلا سال تھا۔حضور انور نے دورانِ ملاقات میری والدہ صاحبہ سے پوچھا آپ کو اہل ربوہ کیسے لگے؟ میری والدہ جنہوں نے ربوہ میں قیام کی راتیں خدا کے حضور تہجد پڑھتے اور رو رو کر دعائیں کرتے گزاری تھیں اور عبادت الٰہی کا ایک عجیب ماحول دیکھا تھا یہی جواب دیا کہ مَیں نے اپنی زندگی میں ان جیسی کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے افراد خدا کے حضور تضرع وابتہال کے ساتھ سربسجود ہوں۔

اس تذکرہ کے بعد اب ہم عربوں کے حوالہ سے 1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کا ذکر کرتے ہیں۔

1985ء کا تاریخی جلسہ سالانہ برطانیہ

حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد 1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں عربوں کا ایک وفد شامل ہوا یہاں پر اس جلسہ میں شامل ہونے والے بعض افراد کے جذبات اور ملاحظات ومشاہدات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب اور مکرم عبداللطیف اسماعیل عودہ صاحب نے ہماری درخواست پر اس بارہ میں اپنی تحریر مؤرخہ 5/جون 2009ء ارسال فرمائی جس کا خلاصہ نظر قارئین کیا جاتا ہے۔

1985ء کا جلسہ سالانہ برطانیہ 4 تا 6 اپریل کو منعقد ہوا۔اس میں شامل ہونے کے لئے اہل کبابیر کا 24 افراد پر مشتمل ایک وفد حاضر ہوا۔جن کے ساتھ کبابیر میں جماعت کے مبلغ مکرم شریف احمد امینی صاحب بھی تشریف لائے۔علاوہ ازیں سیریا اور اردن اور مصر اور کویت سے بعض عرب احباب نے بھی شرکت کی یوں عربوں کے اس وفد کی کل تعداد تیس کے لگ بھگ ہوگئی۔اور شاید تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں عربوں کا وفد خلیفہ وقت کی موجودگی میں کسی مرکزی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہو۔

چونکہ کبابیر کے احمدیوں کے لئے پاکستان کا سفر تو ناممکن تھا اور قبل ازیں خلیفہ وقت سے ملاقات کی یہی صورت میسر تھی کہ اُن دنوں میں جب کبھی حضور یورپ کے دورہ پر تشریف لائیں تو وہ بھی یورپ میں آجائیں، لیکن یہ توفیق بھی بہت کم احمدیوں کو ملتی تھی۔دوسری طرف خلیفہ وقت سے ملاقات کی خواہش ہر احمدی کے دل میں موجزن تھی۔لہٰذا حضور انور کی ہجرت کے بعد جب آپ سے ملاقات کی یہ راہ کھل گئی تو کبابیر کے احمدی بھائیوں کی خوشی دیدنی تھی۔دوسری طرف اس لئے بھی ہماری مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ایک لمبے عرصہ کے انتظار کے بعد مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق دی تھی۔ہمارے لئے اسلام آباد میں رہائش کا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا اور خدمت کرنے اور خاص خیال رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھارکھی گئی۔

مختلف ممالک کے وفود اور ہر رنگ ونسل کے افراد سے دینی محبت واخوت کے جذبات کے ساتھ ملاقاتوں میں ایک عجیب حلاوت اور روحانی لذت تھی جس کا بیان ناممکن ہے۔

علاوہ ازیں حضورؒ نے ہمیں دعوت پر بلایا بلکہ متعدد بار بڑے پیار سے ہمیں آموں کے تحائف بھی بھجوائے۔

جلسہ کے بعد مجلس شوریٰ میں بھی حضور انورؒ نے ہمیں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ مبلغ سلسلہ کبابیر کے علاوہ مکرم محمود احمد عودہ صاحب اور مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب نے یہ سعادت پائی۔

حضور انور کی نصائح

حضورؒ نے ایک تو ہمیں ان جلسوں میں تمام احباب کو حسب استطاعت شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ دوسرے نظام جماعت کے پورے طور پر قیام اور ذیلی تنظیموں کے فعال کردار جیسے امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حضور انور کی اس نصیحت کا یہ اثر ہوا کہ حضور انور کی وفات تک کبابیر کے اکثر احمدیوں کی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت اور خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگئی اور بعض کا مضبوط ذاتی تعلق قائم ہوگیا۔ اور ہر ایک کو یا اس کے اہل خاندان کو خلیفۂ وقت سے تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی روحانی لذت کے خزانے کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور حاصل ہوگیا۔

واپس روانگی سے قبل حضور انور نے ہمیں شرفِ ملاقات بخشا اور سب کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔

ایک حسین اتفاق

مکرم عبداللہ اسعد صاحب از کبابیر لکھتے ہیں کہ:

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے بعد واپسی پر مجھے جرمنی جانے اور افراد جماعت سے ملاقات کا بھی اتفاق ہوا۔ چونکہ اس سے قبل بھی مجھے متعدد بار جرمنی جانے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے وہاں کے متعدد احمدیوں کے ساتھ خاکسار کے اچھے تعلقات تھے۔ وہاں Dietzenbach کے علاقہ میں 1967ء سے میرے ایک احمدی دوست مکرم شریف خالد صاحب رہتے تھے جنہوں نے بڑے پیار اور محبت سے مجھے کھانے پر بھی بلایا جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بھی شرکت فرمائی جو کہ اس وقت صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی تھے۔ اس دعوت میں مکرم شریف خالد صاحب نے ہمیں ایک بہت بڑا سرپرائز دیا، وہ کہنے لگے کہ آپ عرب احباب اس جلسہ میں شرکت کرنے کی وجہ سے بہت خوش قسمت ہیں۔ کیونکہ آپ کے وجود میں حضرت مسیح موعودؑ کا آج سے پورے ایک سو سال قبل کا الہام پورا ہوا۔ اور وہ ہے: یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ۔ جو کہ حضورؑ کو 6/اپریل 1885ء کو ہوا یعنی اس جلسہ سالانہ کے دوسرے دن اس کو پورے سو سال ہوگئے۔

مکرم عبداللہ اسعد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جب حضور انورؒ کی خدمت میں اس الہام کے پورا ہونے کی بابت لکھا تو حضور نے اس پر اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا:

I was deeply touched to hear that.

ایک زبردست پیشگوئی

مکرم عبداللہ اسعد صاحب کی مذکورہ بالا بات کے بعد جب ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کی کل تفاصیل کو دیکھا تو ایک عجیب توارد سامنے آیا جو نذر قارئین کیا جاتا ہے۔ اس الہام کی تفصیل درج کرتے ہوئے حضورؑ 6/اپریل 1885ء کو اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"آج اسی وقت مَیں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور مَیں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے مَیں نے اس سے کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں اپنے خداوند تعالیٰ جلّشانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا۔ اور یہ الہام ہوا:

یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ۔

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں۔

اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔"

(از مکتوب مؤرخہ 6/ اپریل 1885ء، مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 86)

حضرت مسیح موعودؑ کو یہ الہام اس وقت ہوا جب ابھی جماعت کا کہیں کوئی نام ونشان بھی نہ تھا اور نہ ہی حضورؑ نے جماعت کے قیام کا کوئی اعلان فرمایا تھا بلکہ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کو بعض بزرگوں کی طرف سے کہا جارہا تھا کہ:

"تم مسیحا بنو خدا کے لئے"۔ اور آپ ہماری بیعت لیں۔ لیکن آپ یہی فرمارہے تھے کہ مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا۔

ایسے وقت میں کسی کو یہ الہام ہو کہ ہندوستان کے چند لوگ تیری بیعت کریں گے اور پھر ایسا ہو جائے تو بھی وہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن اگر یہ الہام ہو کہ:

1۔ تیری بیعت میں عربوں کی ایک جماعت شامل ہونے والی ہے۔

2۔ وہ جماعت عام لوگوں کی نہیں ہوگی بلکہ ایسے خواص ہوں گے کہ جن میں سے کچھ عباداللہ، کچھ صلحاء اور کچھ ابدال کے درجہ پر ہوں گے۔

3۔ یہی نہیں بلکہ جتنے نیک اور صالح اور روحانیت میں ترقی کرنے والے خود ہوں گے اتنا ہی تیرے ساتھ محبت، اخلاص اور وفا میں بڑھنے والے ہوں گے یہاں تک کہ تیرے لئے دعائیں کریں گے۔

یہ اتنی بڑی بات ہے کہ کوئی انسان از خود اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بلکہ یہ صرف اور صرف وہ خدا ہی کہہ سکتا ہے جس کا دلوں پر تصرف ہے، جو عالم الغیب ہے، جو اپنے فرستادوں کی مدد کرتا ہے اور انکی نصرت کے لئے اپنی وحی کے ذریعہ دنیا کی مختلف اقوام میں سے "رجال" کو منتخب کرکے خود ارسال کردیتا ہے۔

بلاشبہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا تھا کہ ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ رؤیا اور الہام آپ کی زندگی میں ہی اس طرح پورا ہوا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت الشیخ محمد بن احمد المکیؓ، حضرت محمد سعید الشامی الطرابلسی صاحبؓ، حضرت عبداللہ عربؓ، حضرت سید علی ولد شریف مصطفیٰ عربؓ، حضرت عثمان عربؓ، حضرت حاجی مہدی بغدادیؓ وغیرہ صلحاء العرب اور عباد اللہ من العرب اور ابدال شام کی صورت میں آپ کی بیعت میں دے دیا اور یہ خوش قسمت عرب صحابہ اس الہام کے پہلے مصداق بنے۔

ایک عجیب توارد

جیسا کہ اس رؤیا اور الہام کے درج فرمانے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ:

"خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کیونکر اس کا ظہور ہو"

اس کے مطابق اس کے اور بے شمار معانی ہوں گے اور نہ معلوم آئندہ کس طور پر اور کن معنوں میں اور کتنی دفعہ اس نے پورا ہونا ہے۔ تاہم اس کے پورا ہونے کی ایک صورت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں بھی پیدا ہوئی۔ آئیے اب دیکھتے ہیں کہ اس الہام کے پورا ہونے کی یہ تجلی کیسے ظاہر ہوئی۔

اس رؤیا کی ابتداء میں حضورؑ فرماتے ہیں:

"مَیں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے مَیں نے اس سے کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں اپنے خداوند تعالیٰ جل شانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا۔ اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا"

یہ کلمات بعینہٖ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت پر بھی صادق آتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔ آپ کو قید وقتل کرنے کی بڑے پیمانے پر سازش تیار ہو چکی تھی جس کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ اور دشمن اپنی دانست میں اس حربہ سے نہ صرف آپ کو گرانے کا سوچ رہا تھا بلکہ آپ کے بعد جماعت کے وجود کو بھی مٹتا خیال کر رہا تھا۔ لیکن ہوا وہی جو خدا نے چاہا۔ آپ خدا کے تصرف کے تحت چلتے گئے اور جہاں اللہ نے بٹھایا بیٹھ گئے، جہاں کھڑا کیا کھڑے ہوگئے۔ اور معجزانہ طور پر خداتعالیٰ کی حفظ وامان میں ہجرت کرکے دیار مغرب میں پہنچ گئے۔

اب اس رؤیا کے دوسرے حصہ کے پورے ہونے کی باری تھی جو کہ الہام الٰہی سے عبارت ہے۔

حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے 29/اپریل 1984ء کو ہجرت فرمائی۔ اس سال تو جلسہ سالانہ برطانیہ گزشتہ طے شدہ تواریخ کے مطابق مؤرخہ 27,26 اگست کو صرف دو دن کے لئے ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی جلسہ سالانہ برطانیہ صرف دو دن کیلئے اور اکثر اگست کے مہینے میں ہوتا تھا۔

اگلے سال 1985ء کے جلسہ سے قبل جماعت نے اسلام آباد ٹلفورڈ کی وسیع اراضی خرید لی تھی چنانچہ یہاں پر ایک عالمگیر جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں یہ عجیب بات ہوئی کہ اس کی تاریخ اگست کی بجائے 5-6 اور 7/اپریل مقرر ہوئیں، اور ان کی درمیانی تاریخ یعنی 6/اپریل کے دن حضرت مسیح موعودؑ کے اس رؤیا اور الہام پر پورے 100 سال مکمل ہوگئے تھے۔ اور یہی وہ جلسہ تھا جس میں پہلی بار 47 ممالک کے وفود شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر عرب ممالک سے بھی پہلی دفعہ تقریباً تیس افراد پر مشتمل ایک وفد شامل ہوا۔ اس سے قبل جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اتنی بڑی تعداد میں عرب احباب شاید کسی مرکزی جلسہ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یوں بڑی شان کے ساتھ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام اس انوکھے رنگ میں پورا ہوا۔ اور آج خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں تو صلحائے عرب اور ابدال الشام کی حضرت مسیح موعودؑ کے لئے دعائیں اس قدر نمایاں ہو کر سامنے آئی ہیں کہ اس کا ایک زمانہ گواہ بن گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

عیدالضحیٰ کے موقع پر قربانی

ایسے احباب جماعت جو مرکزی انتظام کے تحت قربانی کروانے کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی رقوم درج ذیل تفصیل کے مطابق مقامی جماعت میں بروقت جمع کروادیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔

قربانی فی بکرا : ساٹھ (60) پاؤنڈ   قربانی فی گائے : یکصد اسّی (180) پاؤنڈ

(ایک گائے میں سات حصے ہوسکتے ہیں)

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست بنتا ہے یعنی ایسا ایمان جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو

ہمارا تو اللہ مولیٰ ہے اور ہر قدم پر اپنے ولی ہونے اور دوست ہونے کا اور مددگار رہونے کا اور نگران ہونے کا، اپنے فضلوں سے مسلسل نوازنے کا اظہار کرتا ہے اور نظارے دکھاتا ہے۔

ہر ابتلا اور امتحان جہاں جماعت کی روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے اور بنا ہے وہاں مادی اور جسمانی ترقی کا بھی باعث بنا ہے۔

خاتم النبییّن کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ ﷺ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(مختلف بزرگان اُمّت کے حوالوں سے خاتم النبیین کے معنوں کا تذکرہ)

مکرم ذوالفقار منصور صاحب آف کوئٹہ کی شہادت کا تذکرہ۔ مکرم محمد الشواء صاحب (آف شام)، مکرم میاں سراج الحق صاحب آف اوکاڑہ اور مکرم مظفر احمد منصور صاحب (مبلغ سلسلہ) کی وفات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 23/ اکتوبر 2009ء بمطابق 23/ اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت وَلِی ہے اور وَلِیٌّ کے تحت لغات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے مددگار۔ بعض نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ ذات جو تمام عالم اور مخلوقات کے معاملات سرانجام دینے والی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ عالَم قائم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت اَلْوَالی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو تمام اشیاء کی مالک اور اُن پر تصرف رکھنے والی ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ولایت کا حق تدبیر، قدرت اور فعل کے ساتھ منسلک ہے۔ اور وہ ذات جس میں یہ امور مجتمع نہیں ہوں گے تو ان پر لفظ وَالِیْ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اور پھر لسان العرب میں یہ لکھا ہے۔ اَلْوَلِیُّ کا مطلب ہے دوست مددگار۔ ابن الاعرابی کے مطابق اس سے مراد ایسا محبّ ہے جو اتباع کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرہ کی آیت 258 ہے)۔ اس کے بارہ میں ابواسحٰق نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی حاجات اور ان کی ہدایت اور ان کے لئے براہین کے قائم کرنے کے حوالے سے مددگار ہے۔ کیونکہ وہی ہے جو انہیں ان کے ایمان کے لحاظ سے ہدایت میں بڑھاتا ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى (سورۃ محمد:18) اور اسی طرح وہ مومنوں کا ان کے دشمنوں کے خلاف مددگار ہے اور مومنوں کے دین کو ان کے مخالفین کے ادیان پر غلبہ دینے والا ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت کا تھوڑا سا حصہ مَیں نے بتایا تھا، یہ مکمل آیت اس طرح ہے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ۔ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ:258) کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

پس حقیقت یہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست بنتا ہے یعنی ایسا ایمان جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد وہ اللہ کے نُور کی تلاش میں مزید ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں پھر اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔ یہاں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کا مطلب ہے کہ روحانی اور جسمانی کمزوریوں سے روحانی اور جسمانی ترقی اور مضبوطی کی طرف لے جانا۔ پس اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہا ہے کہ جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی روحانی اور جسمانی کامیابیاں عطا فرمائے گا اور ان کو تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات دے گا۔ مگر شرط ایمان لانا اور اس میں ترقی کرنا ہے اور یہ ترقی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے ہوتی ہے اور جو اس طرح عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا وَلِیْ ہو جاتا ہے۔ کوئی مخالف، کوئی دشمن، کوئی دنیا کی حکومت ایسے لوگوں کو ختم نہیں کر سکتی۔ لیکن یہاں یہ بات بھی واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں پر مشکلات بھی آتی ہیں، مصیبتیں بھی آتی ہیں۔ جان، مال اور اولاد کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہے تو پھر یہ کہنا کہ جسمانی مشکلات سے بھی نکالتا ہے، اس کا کیا مطلب ہوا؟ اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جانے کا یہ تو مطلب لیا جا سکتا ہے کہ ایمان لانے والوں کے روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہو کر ان لوگوں کو روحانیت میں ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور پھر آخرت میں جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے اجر سے نوازے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ مومن جب اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان لاتا ہے تو صرف اپنی ذات کا مفاد اور ذاتی تکالیف اس کے پیش نظر نہیں ہوتیں بلکہ وہ جماعتی زندگی کی طرف دیکھتا ہے۔ بے شک ایک مومن کو ذاتی طور پر جسمانی اور مادی اور اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ انفرادی نقصانات بھی اگر وہ دین کی خاطر ہو رہے ہوں تو اکثر اوقات جماعتی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

اسلام کی ابتدا میں جب مکّہ میں آزادی سے تبلیغ نہیں کی جا سکتی تھی اور مسلمان بڑی سخت مظلومیت کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس زمانہ میں جب مسلمانوں نے قربانیاں دیں تو کیا وہ قربانیاں رائیگاں گئیں؟ جو مسلمان اس وقت ظلموں کا نشانہ بنائے گئے کیا وہ بے فائدہ تھے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اُس وقت بھی جب وہ مٹھی بھر مسلمان تھے، اُن کی ہر قربانی ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی بنتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعتی ترقی کا بھی باعث بنتی چلی جاتی تھی۔ اس سے تبلیغ نہیں رک گئی۔ مسلمان ہونا یا اسلام میں شامل ہونا اس سے رک نہیں گیا۔ ظلموں کے باوجود ترقی پر قدم پڑتے چلے گئے۔ پھر ان ظلموں کی وجہ سے ہجرت کرنی پڑی تو ہجرت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے مزید ترقی کے دروازے کھولے۔ عددی لحاظ سے بھی اور مالی لحاظ سے بھی مسلمان بڑھتے چلے گئے کہ وہی کفار مکّہ جو ظلم کرنے والے تھے وہ مسلمانوں کے زیرنگیں ہو گئے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی دیکھ لیں۔ ہر ابتلا اور امتحان جہاں جماعت کی روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے اور بنا ہے وہاں مادی اور جسمانی ترقی کا بھی باعث بنا ہے۔ 1974ء کے حالات نہ ہوتے تو ایک حصہ جو ملک سے باہر نکل کر پھیلا، وہ نہ نکل سکتا۔ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کرنے والا تھا۔ کوئی معمولی زمیندارہ کرنے والا تھا۔ کوئی معمولی ملازمت کرنے والا تھا۔ بچوں کی تعلیم کے وسائل بھی بعض کو ٹھیک طرح میسر نہیں تھے۔ یا وسائل تھے تو ماحول نہیں تھا۔ یورپ میں آ کر کئی بچے جو ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کر رہے ہیں یا انہوں نے کی ہے یا ڈاکٹر بنے ہیں، انجینئر بنے ہیں پاکستان میں انہیں کے عزیز اتنی تعلیم نہیں حاصل کر سکے یا رجحان نہیں ہوا یا وسائل نہیں تھے۔ پس یہ بات باہر آئے ہوئے ہر احمدی کو ذہن میں پیدا کرنی چاہئے کہ جہاں ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں ملک سے نکلنا پڑا تو خدا تعالیٰ نے انہیں بہتر حالات مہیا فرمائے اور مالی کشائش کی صورت میں ان کے معیار بدل گئے۔ بچوں کی اچھی تعلیم کے لئے ماحول بھی پیدا فرمایا اور من حیث الجماعت جماعت نے مالی لحاظ سے بھی اور عددی لحاظ سے بھی ترقی کی۔ اسی طرح جب انفرادی طور پر تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھے تو جماعت کے اندر بھی دنیاوی تعلیم کا معیار بھی بہت بلند ہوا اور یہ چیز ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والی ہونی چاہئے اور ایمان میں ترقی کا باعث بنانے والی ہونی چاہئے۔ نہ کہ اس چیز سے کسی قسم کا تکبر یا فخر یا رعونت پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وَلِیْ ہونے کا اظہار فرما دیا۔ ہم نے بھی حقیقی عبد بنتے ہوئے حقیقی عبد بننے کا نمونہ دکھانا ہے اور پھر یہ چیز ہمیں مزید روشنیاں دکھانے والی بنتی چلی جائے گی اور پھر صرف باہر آنے والوں میں ہی ترقی نہیں ہوئی بلکہ ان ظلموں کی وجہ سے جو 1974ء میں پاکستان میں ہوئے پاکستان میں رہنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جن کے کاروبار تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے پھر ان کے کاروباروں میں ترقیاں دیں جیسا کہ ہم نے وَلِیْ کے معنوں میں دیکھا ہے۔ وَلِیْ دوست اور مددگار کو بھی کہتے ہیں۔ پس جس نے احمدیت کی خاطر قربانی دی اللہ تعالیٰ نے اسے یا اس کی نسل کو حقیقی دوست اور مددگار بنتے ہوئے ترقیات سے نوازا۔

پھر دیکھیں 1984ء میں جب جماعت پر زمین تنگ کی گئی یا تنگ کرنے کی کوشش کی گئی اور خلیفۂ وقت کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔ تو پھر کون کام آیا؟ وہی ولی دوست اور مددگار جو تمام اشیاء پر تصرف رکھنے والی ذات ہے۔ اس وقت سفر کے دوران مختلف مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایسی حفاظت اور مدد فرمائی جو کوئی بھی دنیاوی دوست نہیں کر سکتا۔ پھر اس بات نے جہاں افراد جماعت کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کی وہاں اس ہجرت کے نتیجہ میں جماعت کی عددی ترقی بھی ہوئی اور پھر ایم ٹی اے کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقی اور تبلیغ کے سامان بھی مہیا فرمائے۔ ایک وقت میں دنیا میں ایک آواز سنی جاتی ہے جو تربیت اور تبلیغ کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔ پھر اس آیت میں جہاں ایمان میں ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی ترقی کا وعدہ کیا گیا ہے وہاں ایمان نہ لانے والوں کے بارے میں بتایا کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ وہ انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ اصولی فیصلہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا انکار کرنے والے شیطان کے دوست ہیں اور شیطان روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔ کبھی اس کے پیچھے چلنے والے روشنی کے نظارے نہیں دیکھ سکتے۔ آنحضرت ﷺ نے جب دعویٰ فرمایا اور مکّہ والوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو سرداران قریش جن میں سے بعض بڑے عقلمند اور اچھے انسان کہلاتے تھے اور بعض نیکیاں بھی کرتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ کے انکار کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آ کر، یا بہکاوے میں آنے کی وجہ سے ان نیکیوں سے محروم ہوتے چلے گئے اور آخر ہلاکت ان کا مقدر بن گئی۔

ابوالحکم پہلے ابوجہل بنا اور پھر ذلّت کی موت ملی۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس کا ذکر بھی کیا تھا اور آج تک ابوجہل ہی کہلاتا ہے بلکہ تا قیامت ابوجہل ہی کہلائے گا۔ اس کا وَلِیْ شیطان تھا جو اس کی کوئی مدد نہیں کر سکا۔ وہ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ لیکن حبشی غلام، بلالؓ ایمان کے نور کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وَلِیْ بن گئے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد کے نتیجہ میں قیامت تک سیدنا بلالؓ کا مقام پا گئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں روحانیت اور سچائی کے دعویدار ہونے کے باوجود آپ علیہ السلام کے جو منکرین تھے آپ کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اندھیروں میں ڈوبتے چلے گئے۔ لیکن کئی ایسے جو جاہل اور اُجڈ تھے، کئی ایسے جو رشوت خور اور بدنام زمانہ تھے، جب ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تو وہ ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق روحانیت میں ترقی کرنے والے بنتے چلے گئے۔ پس نبی کے انکار کرنے والے اس انکار کی وجہ سے اندھیروں میں گرتے چلے جاتے ہیں اور شیطان ان میں کینہ اور بغض اور ناانصافی اس قدر بھر دیتا ہے کہ وہ پھر مزید ظلمات میں گرتے چلے جاتے ہیں اور پھر ان کے انجام کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا انجام بہت برا ہو گا۔ اس دنیا میں بھی وہ حسد کی آگ میں اور دشمنی کی آگ میں جلتے چلے جائیں گے۔ جماعتی ترقی کا ہر قدم ان کے بغضوں اور کینوں کو بھڑکائے گا۔ لیکن ان کے یہ غصّے اور کینے ان لوگوں کو جن کا وَلِیْ اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

پھر مَیں لغت کے کچھ حصے کی طرف آتا ہوں۔ لسان میں لکھا ہے کہ بعض نے وَلِيُّهُمْ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مومنوں کو ثواب دینا اور ان کے نیک اعمال پر انہیں جزا دینا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر لکھا ہے وَلِيُّ اللّٰه، اللہ کا دوست۔ وَلِیْ میں مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے کوئی کام کرنے کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا چنیدہ اور مقبول بندہ، اللہ تعالیٰ کے مسلسل فضلوں اور انعامات کا مظہر ہوتا ہے۔ اَلْوَلِيُّ وَالْمَوْلٰى، اس کی گرائمر کی تفصیلات چھوڑتا ہوں، آگے بیان ہے کہ مومن کو وَلِيُّ اللّٰه تو کہہ سکتے ہیں لیکن مَوْلَى اللّٰه کہنا ثابت نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے متعلق وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلَاهُمْ دونوں طرح کہنا درست ہے۔ پھر انہوں نے مختلف آیات کے حوالے سے آگے اس کی مزید وضاحت کی ہے۔ مثلاً ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سورۃ محمد کی آیت ہے۔ پھر نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر انفال کی آیت ہے۔ پھر قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاس سورۃ جمعہ کی آیت میں ہے۔ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ سورۃ الانعام کی آیت ہے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ الرعد کی آیت ہے۔ اس میں وَالٍ کے معنی وَلِیٌّ کے ہیں۔ پھر آگے انہوں نے ان آیات کے حوالے سے گرائمر کی بحث کی ہے۔ تو اس بحث میں جانے کی بجائے مَیں آیات کو پیش کرتا ہوں۔

پہلی آیت جو سورۃ محمدؐ کی ہے وہ مکمل اس طرح ہے کہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ (محمد:12) یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔ اس آیت سے پہلے کی آیات میں سے ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد:8) کہ اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے بعد کے زمانہ کے مسلمانوں کو بھی نصیحت ہے اور تنبیہ بھی ہے کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہو گا بلکہ اللہ کے دین کی مدد تم پر فرض ہے اور یہی چیز پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے تمہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینے والا بنائے گی۔ تمہارے ایمان مضبوط ہوں گے اور تم ایک جماعت کہلاؤ گے اور خاص طور پر مسیح موعود کے زمانہ میں جب تجدید دین ہونی ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی مدد کریں۔ اگر یہ مدد کریں گے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھیں گے اور ایمان نہ لانے والوں کا پہلے انبیاء کے منکرین والا حال ہو گا۔ آج بھی مسلمانوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔ مَیں کئی مرتبہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو مدد اور نصرت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ روشنیوں کی طرف لے جانے کا ہے لیکن مومن کہلانے کے باوجود اخباروں میں کالم نویس جو ہیں یہ لکھتے ہیں کہ ہم ایمان میں کمزوری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم روشنیوں سے اندھیروں کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم مادی لحاظ سے بھی ترقی کی بجائے تنزل

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ کون سی ایسی بُرائی ہے جو اس وقت ہم میں نہیں۔ یہ ان کے خود اپنے لکھنے والے لکھتے ہیں۔ پس کہیں نہ کہیں ہم نے اس خدا کو ناراض کیا ہوا ہے جو مومنوں کا مولیٰ ہے۔ اب بھی سوچنے کا وقت ہے کہ اپنے اندر ایمان کی روشنی پیدا کریں۔ اللہ کے دین کی نصرت کے لئے آگے آئیں۔ وقت کے امام کی پہچان کریں۔ آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچائیں۔ صرف اس بات کی ضد کرنا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آسکتا عقلمندی نہیں ہے۔ بزرگان سلف جو ہیں ان کے اقوال کو دیکھیں اور غور سے دیکھیں اور پڑھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ صرف آجکل کے علماء جو نام نہاد اور سطحی علماء ہیں ان کے پیچھے نہ چلیں۔ بعض پرانے بزرگوں کے حوالے مَیں پیش کرتا ہوں جو ہماری جماعت کے لٹریچر میں اکثر موجود ہیں بلکہ یہ ان کی اپنی کتابوں میں موجود ہیں اور ان کو ہم پیش کرتے ہیں۔

حضرت محیّ الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ وہ نبوت جو آنحضرتؐ کے وجود پر ختم ہوئی وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس آنحضرتؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے اور یہی معنی ہیں آنحضرت صلعم کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی اور لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِی یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ ہاں اس صورت میں نبی آسکتا ہے کہ وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی میرے بعد دنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آوے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو۔ پس یہ وہ قسم نبوت ہے جو بند ہوئی اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ ورنہ مقام نبوت بند نہیں۔ (فتوحات مکیّہ جلد 2صفحہ 73)

پھر ان کا ایک اور حوالہ ہے کہ نبوت کلی طور پر اٹھ نہیں گئی۔ اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ یہی معنی ہیں لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کے۔ پس ہم نے جان لیا کہ آنحضرت ﷺ کا لَانَبِیَّ بَعْدِیْ فرمانا انہی معنوں سے ہے کہ خاص طور پر میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نہ ہو گا۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔ یہ بعینہٖ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب یہ قیصر ہلاک ہو گا تو اس کے بعد قیصر نہ ہو گا اور جب یہ کسریٰ ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا۔

(فتوحات مکیه۔ جلد 2باب 73۔ سوال 15)

حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ وَقَوْلُہٗ صَلعَمْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ اَلْمُرَادُ بِہٖ لَا مُشَرِّعَ بَعْدِیْ کہ آنحضرت صلعم کا یہ قول کہ میرے بعد نبی نہیں اور نہ رسول۔ اس سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں۔ (الیواقیت والجواہر جلد 2صفحہ 42)

پھر حضرت ملاّ علی قاریؒ، موضوعات کبیر صفحہ 58-59 میں لکھتے ہیں کہ مَیں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا اور اسی طرح اگر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہو جاتے تو آنحضرت ﷺ کے متبعین میں سے ہوتے۔ پس یہ قول خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النبیّین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ ﷺ کی اُمّت سے نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیّین ہیں مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(درمنثور جلد5صفحہ 204۔ وتکملہ مجمع البحار جلد 4صفحہ 85)

پس ان حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ ہمارے اسلاف کا یہ نظریہ نہیں تھا جو آجکل کے علماء کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور کریں اور ان حوالہ جات پر غور کریں تو ہر بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے پھر اس بات پر بھی غور کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کس طرح مہلت دے سکتا ہے جو اس کی طرف جھوٹ منسوب کر کے الہامات بیان کر رہا ہو اور دعویٰ کرے کہ مَیں اس کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ یہاں تو اس کے الٹ ہم معاملہ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وَلی اور مولیٰ ہونے کے روشن نشان ہمیں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ آپ کو فرمایا کہ وَاللّٰہُ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ اور خدا تعالیٰ تیرا متولی اور تیرا پرورِندہ ہے یعنی ولی اور پالنے والا ہے۔

پھر آپؑ کو ایک الہام ہوا جو 1883ء کا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار ہو بہ تحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اوّل۔ صفحہ 620-621بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اس کے علاوہ بھی اس مضمون کے بے شمار الہامات آپؑ کو ہوئے۔

جھوٹے مدعی نبوت کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْتَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ (الحاقۃ:45-46) اور اگر بعض جھوٹ ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنے الہامات بیان کرنے کے بعد 25-26 سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ رہے اور نہ صرف زندہ رہے بلکہ جماعت کی ترقیات دیکھیں۔ اور یہی نہیں بلکہ بہت سے الہامات اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے پورے ہوتے ہوئے آپ کو دکھائے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار موقعوں پر اپنے وَلِیْ ہونے کا ثبوت دیا۔ ایسا واضح ثبوت جو ایک اندھے کو بھی نظر آتا ہے۔

آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں، تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔

آج تک ہم یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آگے بھی دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا کہ ’’تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا‘‘۔ یہ ایک اَور الہام ہے کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ یہ الہام 1886ء میں ہوا ہے۔ اس وقت قادیان کی کیا حالت تھی۔ کوئی ذرائع نقل وحمل اور رسل ورسائل نہیں تھے۔ کسی قسم کی سفر کی، ٹرانسپورٹ کی، کمیونیکیشن (Communication) کی صورت موجود نہیں تھی۔ سواری لینے کے لئے پیدل یا ٹانگہ پر چڑھ کے بٹالہ جانا پڑتا تھا۔ قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں تھا کسی کا اس طرف آنا نہیں تھا اور اس گاؤں سے آپ نے ایک دعویٰ کیا۔ اس وقت لوگ اس دعویٰ کو سن کر ہنستے ہوں گے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کون سی بڑی بات ہے کہ ہم بھی اپنی ویب سائٹس کے ذریعہ سے یا اپنے ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اپنے پروگرام جو احمدیت کے خلاف ہیں یا اسلام کی جو بھی تھوڑی بہت تبلیغ کرتے ہیں دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں۔ تو اگر یہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یا تبلیغ کے ذریعہ سے پہنچ گئے تو یہ تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا کسی نے ان وسائل کے نہ ہوتے ہوئے، ان وسائل کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا تھا؟ کہ مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یا مَیں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یا سو سال پہلے تو بڑی بات ہے اب بھی شروع کرنے سے چند مہینے یا سال پہلے کسی نے یہ اعلان کیا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ مَیں تمہارے اس کام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اگر تو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے تو کھل کے اعلان کرے کہ ہاں مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ یہ میرا پیغام ہے دنیا تک پہنچاؤ۔ ویب سائیٹ کے ذریعہ پہنچاؤ یا ٹی وی چینل کے ذریعہ پہنچاؤ اور مَیں تمہاری مدد کروں گا لیکن کبھی کوئی سامنے نہیں آسکتا۔ ویسے ہر بات پہ اعتراض کرنا تو بڑا آسان ہے اور آجکل کے سکالرز اور علماء کا یہی حال ہے کہ بیٹھے بٹھائے جو چاہا منہ میں آیا اور اعتراض کر دیا۔ یہ اصل میں حسد کی آگ ہے جواب برداشت نہیں ہو رہی۔ جس کی وجہ سے دشمنیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ جماعت کو پھیلتا ہوا دیکھ کر اندر ہی اندر سلگتے چلے جا رہے ہیں اور حسد کی یہ آگ پیدا ہونی ہی تھی کیونکہ اس کے بارہ میں خدا تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ نور سے ظلمات کی طرف جائیں گے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا دعویٰ ہو گا مخالفین کھڑے ہوں گے اور وہ مخالفین اگر کوئی عقل رکھتے بھی تھے تو اس مخالفت کی وجہ سے پھر ان کی عقل ماری جائے گی اور روشنیوں کی بجائے وہ اندھیروں میں گم ہوتے چلے جائیں گے اور پھر اَصْحٰبُ النَّار بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔

ہمارا تو اللہ مولیٰ ہے اور ہر قدم پر اپنے ولی ہونے اور دوست ہونے کا اور مددگار ہونے کا اور نگران ہونے کا اپنے فضلوں سے مسلسل نوازنے کا اظہار کرتا ہے اور نظارے دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم ہمیشہ اس خدا تعالیٰ سے فیض پاتے رہیں جس نے ہمیں یہ تسلی دی ہے کہ اَنَّ اللّٰہَ مَوْلَاکُمْ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ جان لو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی ہے اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

جمعہ کے بعد مَیں چند جنازے پڑھاؤں گا۔ اس کے بعد اب ان کے بارہ میں اعلان کرتا ہوں۔ پہلا تو ہے مکرم ذوالفقار منصور صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا، جن کو 11 راکتوبر کو کچھ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

شرپسندوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ انہیں شہادت سے ایک ماہ قبل اپنے گھر سے کار پر نکلتے ہوئے اغواء کیا گیا تھا اور رقم کا مطالبہ کیا گیا کہ اتنی رقم دو۔ کافی بڑی رقم تھی اور مسلسل رابطہ رکھا اور رقم کا انتظام بھی ہو رہا تھا۔ لیکن آخر ایک دن پتہ لگا کہ ایک جنگل میں ان کی لاش پڑی ہے اور ساتھ یہ پیغام بھیجا کہ آپ لوگ کیونکہ بہت سے لوگوں کو قادیانی بنا لیتے ہیں اس لئے اس کو ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ شہادت سے قبل ان پر کافی تشدد بھی کیا گیا۔ ایک آنکھ میں فائر کر کے چہرے کو بری طرح مسخ کیا گیا۔ یہ بڑے ایکٹو (Active) خادم تھے۔ بڑے دیانتدار انسان تھے اور آجکل نائب قائد خدام الاحمدیہ کی خدمت بھی انجام دے رہے تھے۔ اس سے پہلے ان کے ایک چچا عباس احمد صاحب کو اپریل 2008ء میں شہید کیا گیا تھا اور 2009ء جون میں ان کے ایک اور رشتہ کے چچا خالد رشید صاحب کو شہید کیا گیا۔ یہ نوجوان حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے پڑپوتے تھے۔ پسماندگان میں ان کی بوڑھی والدہ اور اہلیہ ہیں اور دو بچے ہیں۔ ایک بیٹی بعمر 9 سال اور اور ایک بیٹا بعمر 6 سال۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

دوسرے ہمارے شام کے ایک دوست مُحَمَّد اَلشَّوَاء صاحب 14/اکتوبر 2009ء کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ شام کے پرانے مخلص بزرگ تھے اور بڑے مثالی احمدی تھے خلافت اور نظام جماعت سے عشق و وفا کا اور اطاعت و احترام کا تعلق تھا۔ نیک اور متقی انسان تھے۔ جب بھی کوئی کام سپرد ہوتا بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ آپؑ کے نام کے ساتھ ہی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ 1950ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور بڑے منجھے ہوئے وکیل تھے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ بیعت سے قبل جماعت سے تعارف کے بعد ایک مشہور عالم ناصر البانی جو جماعت کے شدید مخالف تھے اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور عرب دنیا میں ان کا بہت چرچا تھا۔ ان سے ملنا شروع کیا اور ان سے جماعت کے عقائد کے بارہ میں پوچھا اور انہیں ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ایک پادری ایک احمدی کے آگے کس طرح بے بس ہو گیا۔ کس طرح ہتھیار ڈالے اور کیسے اس احمدی کی اس بات نے صلیب کو توڑ کر رکھ دیا۔ اس پر ناصر الدین البانی نے کہا کہ ہم عیسائیوں کا منہ بند کرنے کے لئے ان سے کہہ سکتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ کیا حقیقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟ تو البانی صاحب نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے ان کو کہا کہ مَیں جا کے بیعت کرنے لگا ہوں کیونکہ عقیدہ کسی دوغلی پالیسی کا محتاج نہیں ہوتا اور پھر آپ نے بیعت کر لی۔ نیشنل عاملہ کے ممبر بھی تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لے گئے تو آپؓ کے ساتھ ان کو لبنان جانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بیان کرتے ہیں کہ اس سفر کے دوران بَعْلَبَک کے آثار قدیمہ کی سیر بھی کی۔ بَعْلَبَک پرانا معبد تھا۔ اس کی سیر کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہاں غیر اللہ کی عبادت ہوتی رہی ہے لیکن آج ہم میں سے ہر ایک یہاں پر خدائے واحد کی عبادت کرتے ہوئے دو رکعت نفل ادا کرے، چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا۔ بڑے اچھے وکیل تھے اور خلافت سے ایسا تعلق تھا کہ وکیل ہونے کی وجہ سے ہر بات کے لئے وہ دلیل چاہتے تھے لیکن جب یہ کہہ دیا جائے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ کہا گیا ہے تو کہتے تھے۔ بس ختم، جب یہ حکم آ گیا تو بات ختم ہو گئی۔ اب یہی فیصلہ ہے۔ خلافت رابعہ کے زمانہ میں بعض احمدیوں پر مقدمات بنائے گئے ان مقدمات کی انہوں نے پیروی کی اور رہائی کے سامان اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ بڑے حاضر جواب تھے۔ ایک دفعہ شروع میں نوجوانی میں عدالت میں پیش ہوئے۔ حالانکہ وکالت کا لباس بھی پہنا ہوا تھا تو جج نے بڑے استہزائیہ انداز میں کہ نوجوان وکیل ہے پوچھا کہ کیا تم وکیل ہو؟ آپ اس مقدمہ میں پیش ہونے والے اکیلے وکیل تھے اور تو کوئی تھا نہیں اور وکالت کے لباس میں بھی تھے، آپ نے فوراً جج سے پوچھا کہ کیا تم جج ہو؟ تو اس پر جج خاموش ہو گیا اور سنا ہے کہ بڑی سبکی برداشت کرنی پڑی۔ عربی ڈیسک والے ہمارے مبلغین جو پڑھنے جاتے رہے ہیں ان کے ساتھ بھی یہ بڑا شفقت کا سلوک فرماتے رہے اور ان کی زبان ٹھیک کرنے میں انہوں نے بڑی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور آگے ان کی نسلوں میں بھی احمدیت قائم رکھے۔ ہمارے محمد اویس السعودی صاحب ایم ٹی اے کے کارکن ہیں اور محمد ملص صاحب آجکل یوکے میں ہیں یہ دونوں ان کے نواسے ہیں۔

تیسرا جنازہ میاں غلام رسول صاحب کا ہے جو مکرم میاں سراج الحق صاحب آف میرک ضلع اوکاڑہ کے بیٹے تھے۔ یہ ہمارے ٹرینیڈاڈ کے مبلغ مظفر احمد خالد صاحب کے والد تھے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ یہ حضرت میاں محمد دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پوتے تھے۔ غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، تہجد گزار، غریبوں کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ ان کے جنازہ میں کئی غیر از جماعت بھی شامل ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آج ہم بھی یتیم ہو گئے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یا کیسٹس کے ذریعہ سے لوگوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور ان کے ذریعہ سے کئی بیعتیں ہوئی ہیں۔

چوتھے ہمارے ایک مبلغ مظفر احمد منصور صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کو 9/اکتوبر 2009ء کو ہارٹ اٹیک ہوا اور اچانک وفات ہو گئی۔ ان کی عمر 60 سال تھی۔ مغربی افریقہ میں آئیوری کوسٹ اور برکینا فاسو میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ آجکل اصلاح و ارشاد میں تھے۔ بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ مَیں ان کو بچپن سے جانتا ہوں۔ اطفال الاحمدیہ میں بھی اور خدام الاحمدیہ میں بھی ہم نے اکٹھے کام کیا ہے۔ بڑے ہی محنت سے اور توجہ سے کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر دے۔ مظفر منصور صاحب کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بینن(Benin) کی

سالانہ فضل عمر تربیتی کلاس کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ بنین)

اللہ تعالیٰ کا نہایت احسان ہے کہ گزشتہ سال سے مجلس خدام الاحمدیہ بنین نے بانی تنظیم خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں سالانہ فضل عمر تربیتی کلاس کا انعقاد شروع کیا۔ (اگرچہ قبل ازیں بھی یہ کلاسیں تو ہوتی تھیں مگر مبلغین سلسلہ ان کا انعقاد کرتے تھے اس طرح تنظیمی لیول پر نہیں ہوتی تھیں)

سال 2008ء میں مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج بینن کی تحریک پر خدام الاحمدیہ نے یہ بہت اچھا اور تاریخی قدم اٹھایا۔ امسال کی ہونے والی یہ کلاس اس سلسلہ کی دوسری کڑی تھی جس کے انعقاد میں اس معیار کو قائم رکھا گیا کہ اس کلاس میں نہ تو گزشتہ سال آنے والے طلباء شامل ہوں اور نہ ہی میٹرک سے کم تعلیم یافتہ تاکہ جہاں ڈسپلن قائم رہے وہاں احمدی طلباء میں کم از کم میٹرک کرنے کا رجحان بڑھا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بابرکت تحریک پر عمل بھی کیا جا سکے۔

امسال یہ کلاس 2/تا 16/اگست 2009ء منعقد ہوئی۔ اس کی افتتاحی تقریب میں مکرم آرونہ ابوبکر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنین نے طلباء کی دینی و دنیوی دونوں علوم میں ترقی کرنے اور دلچسپی لینے کے متعلق نصائح کیں۔ کلاس کا دورانیہ تدریس 6 گھنٹے روزانہ رہا جس میں یسرنا القرآن، نماز سادہ، چہل حدیث، ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسولؐ ادعیۃ المسیح موعودؑ، کلام، موازنہ، فقہ اور سیرت النبیؐ نیز دینی معلومات کے پیریڈز رکھے گئے۔

روزانہ بعد نماز عصر یا تو کمپیوٹر کلاس ہوتی یا پھر کسی تربیتی موضوع پر لیکچر ہوتا۔

علاوہ ازیں اس کلاس میں ایک منفرد پہلو یہ رہا کہ روزانہ صبح کلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوتا اور پھر خدام کھڑے ہو کر عہد خدام اور عہد وفائے خلافت دہراتے۔ اس خوبصورت اور شاندار عمل سے ان 15 دنوں میں تقریباً سارے خدام کو یہ عہد خدام اور عہد وفائے خلافت یاد ہو گئے۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 16 اگست 2009ء مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بنین کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت، عہد اور قصیدہ کے بعد محترم عزیز ابراہیم صاحب نے رپورٹ پیش کی اور پھر کلاس کے چار خدام نے سٹیج پر آ کر عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور باقی طلباء کو سندِ شرکت سے نوازا۔ نیز قوم ملت اور مذہب میں علم کی اہمیت پہ مبنی نصائح کرنے کے بعد اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد یہ کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ امسال کی اس کلاس میں 42 خدام نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کلاس کے نیک نتائج نکلیں اور طلباء نے جو سیکھا ہے وہ ان کا حرز جان بنے اور دوسروں میں بھی یہ فیض عام کریں۔ اسی طرح اس کلاس کے معلمین اور انتظامیہ نیز طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

جاپانی(Japanese) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے صد سالہ جوبلی کے بابرکت پروگرام کے تحت جاپان مشن کے سپرد جاپانی، کورین اور ویتنامی تراجم قرآن مجید کروانے اور پھر ان کی طباعت کا کام فرمایا۔ تینوں تراجم کے تمام مراحل مکرم مغفور احمد منیب صاحب (سابق امیر جماعت و مشنری انچارج) کی زیر نگرانی سرانجام پائے۔ حضور رحمہ اللہ کام کی رفتار کے جائزہ کے لئے براہ راست بھی انہیں فون فرماتے رہے۔ حضورؒ نے تراجم کے مختلف حصوں کے ٹکڑے دوبارہ انگریزی میں ترجمہ کروا کر یہ تسلی فرمائی کہ ترجمہ شدہ مسودہ بہتر معیار کا ہے۔ تراجم کے مکمل ہونے پر حضور رحمہ اللہ نے جاپان سے بھجوائی جانے والی رپورٹ پر اپنے قلم سے فرمایا۔

''یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے''

ایک نہایت مخلص جاپانی احمدی محمد اویس کوبیاشی (Kobayashi) صاحب نے 1986ء میں قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ کرنے کی پیشکش کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی منظوری عطا ہونے پر ترجمہ کا آغاز کیا۔ ترجمہ مکمل ہونے پر نظر ثانی کا کام مکرم مغفور احمد منیب صاحب (سابق امیر جماعت و مشنری انچارج جاپان) نے سرانجام دیا۔

یہ ترجمہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والا پہلا جاپانی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ حضورؒ کی ہدایت کے مطابق حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا۔ جس کے انگریزی متن میں متعدد مقامات پر حضورؒ نے بعض الفاظ اور فقرات میں تبدیلی فرمائی تھی تاکہ دیگر تراجم اس کے مطابق تیار ہوں۔ اس ترجمہ کے ساتھ حاشیہ میں تفسیری نوٹس دئے گئے ہیں۔ ان تفسیری نوٹس کا ترجمہ ایک جاپانی خاتون محترمہ Naomi Ooya صاحبہ کی ٹیم نے تیار کیا تھا جس میں Kikuchi صاحبہ اور Fujita صاحبہ شامل تھیں۔

حضور رحمہ اللہ کی ہدایت پر مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے اس ترجمہ کی نظر ثانی کی جس میں Naomi Ooya صاحبہ نے بھرپور مدد فرمائی۔ 1033 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ پہلی دفعہ جاپان میں IROHA PRESS (NAGOYA) میں 1988ء میں طبع ہوا۔ اور اس ترجمہ کی طباعت کے جملہ اخراجات محترم چوہدری شاہنواز صاحب اور ان کی مخلص فیملی نے ادا کئے۔

✿✿✿✿✿✿

کورین(Korean) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے قرآن مجید کے اس پہلے کورین ترجمہ کا کام تین غیر مسلم کورین کے سپرد کیا گیا۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1)Mr.AHN DONG HOON
(2)Mr.PARK BANG HEN
(3)Mr.SUNG HA CHANS

ایک مترجم نے کہا کہ قرآن مجید کے ترجمہ کے دوران مجھے پہلی دفعہ ہستی باری تعالیٰ کی عظمت کا ادراک ہوا۔

آیات کے ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور ہر سورۃ کے شروع میں اس کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔ اس کام کی نگرانی کے لئے حضور رحمہ اللہ نے متعدد بار مکرم مغفور منیب صاحب کو جاپان سے کوریا بھجوایا اور اس کی رپورٹ منگواتے رہے۔ اس ترجمہ کی طباعت کے جملہ اخراجات جماعت احمدیہ سعودی عرب نے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے۔

1296 صفحات پر مشتمل یہ کورین ترجمہ قرآن 1998ء میں PO CHIN CHAI PRINTING Co سیئول (SEOUL) کوریا سے طبع ہوا۔

✿✿✿✿✿✿

ویتنامی(Vietnamese) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی کے شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ویتنامی زبان میں طبع ہونے والا یہ پہلا ترجمہ قرآن ہے۔ یہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ سے تیار کیا گیا ہے۔ جاپان میں مقیم ایک ویتنامی مترجم نے ترجمہ کیا۔ جس کے ساتھ مکرم مغفور احمد صاحب منیب (امیر و مبلغ انچارج جاپان) گاہے بگاہے ملاقات کرتے رہے۔ اور مشکل مقامات جاپانی زبان میں اسے سمجھاتے رہے۔ طباعت کے انتظامات میں Mr.Hiroshi Ueno صاحب نے لگن سے کام کیا۔

648 صفحات پر مشتمل یہ ویتنامی ترجمہ قرآن کریم 1989ء میں ناگویا کے Iroha Press میں طبع ہوا۔

✿✿✿✿✿✿

ازبک(Uzbek) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر ازبک زبان میں ترجمہ قرآن کے لئے کوششوں کا آغاز 1997ء میں ہوا۔ 1998ء میں ازبک زبان کے ایک ماہر ادیب و شاعر مکرم یُلداش پردا (Yuldash Parda) صاحب کے سپرد یہ کام ہوا۔ جنہوں نے جرمن ترجمہ قرآن کو سامنے رکھ کر ازبک میں ترجمہ کیا اور 1999ء کے آخر تک اسے مکمل کر دیا۔

اس دوران حضور رحمہ اللہ کی منظوری سے تین مبلغین سلسلہ ازبک زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ازبکستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ لے چکے تھے۔ حضور رحمہ اللہ نے اس ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی جس میں حسب ذیل افراد شامل تھے۔ مکرم حسن طاہر بخاری صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم بشارت احمد صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم ارشد محمود صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم ملک طاہر حیات صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم قابل جان صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرم عثمان علی صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرم بختیار صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرمہ دل افروز صاحبہ (ٹیچر)۔

اس کمیٹی نے حضور رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن کو سامنے رکھ کر نظر ثانی کا کام شروع کیا۔ اس دوران حضور رحمہ اللہ کا فرمودہ اردو ترجمہ قرآن کریم بھی تیار ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضور کی ہدایت پر اس اردو ترجمہ کو پیش نظر رکھ کر اسے فائنل کیا گیا۔ چنانچہ ازبک زبان میں ترجمہ قرآن کا موجودہ ایڈیشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے فرمودہ اردو ترجمہ کے مطابق ہے۔ اس میں سورتوں کے مضامین کا تعارف اور تشریحی نوٹس بھی شامل ہیں۔

تین سال کی مسلسل محنت کے بعد 2005ء میں 990 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ قرآن قازقستان میں زیور طبع سے آراستہ ہوا اور اس کے تین ہزار نسخے طبع ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمہ بہت مقبول ہے۔

✿✿✿✿✿✿

اسپرانٹو(Esperanto) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

وسط 1969ء میں مشہور اطالوی مستشرق، آٹھ زبانوں کے فاضل اور جرمنی میں انشورنس کی بین الاقوامی کمپنی جنرل انشورنس کے جنرل مینجر پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی (Prof.D.ro Italo Chiussi) ایک لمبی تحقیق اور دعاؤں اور استخارہ کے بعد جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کا اسلامی نام محمد عبدالہادی تجویز فرمایا۔

ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی احمدی ہونے کے بعد رسالہ "Der Islam" کے مدیر بنے۔ 1970ء میں پہلے آپ نے قادیان کی زیارت کی۔ پھر جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ پھر حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور واپسی پر اپنے روحانی تأثرات اور قلبی واردات و مشاہدات رسالہ مذکور میں شائع کئے جو بہت رُوح پرور تھے۔ ان مضامین کا ترجمہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی نے الفضل 7/جنوری و 29/مئی و 13/جون 1971ء میں بھی شائع کرایا۔

مکرم عبدالہادی کیوسی صاحب کو 1972ء میں حج بیت اللہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ واپس آ کر آپ نے حج بیت اللہ کے متعلق ایک کتاب تصنیف کی جو ڈائری کی صورت میں ہے اور بطور رہنمائے حج جرمن زبان میں بہت مستند اور واحد کتاب ہے۔ جس میں بیت اللہ شریف اور دوسرے مقدس مقامات کے متعلق نہایت فاضلانہ اور مستند معلومات ہیں۔ اس کے علاوہ اسپرانٹو زبان میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایک گرانقدر تصنیف بعنوان ''ہادیٔ برحق ﷺ کے پہلو میں'' شائع شدہ ہے۔ اس کتاب کا نصف حصہ آنحضرت ﷺ کے مقدس سوانح پر مشتمل ہے اور بقیہ نصف حصہ میں ایک سو احادیث رسولؐ کا ترجمہ اور تشریح مع عربی متن کے ہے۔ اسپرانٹو زبان کے ایک مشہور رسالہ (Biblical Review) میں اسلام کے متعلق اکثر آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔

1970ء میں آپ اسپرانٹو کی مرکزی اکیڈمی کے ممبر منتخب ہوگئے۔ آپ کو اسپرانٹو جاننے والے حلقوں میں خدا تعالیٰ نے تبلیغ کی بڑی مؤثر توفیق بخشی۔ 1968ء سے آپ کو ہر سال اسپرانٹو کی عالمی کانگرس میں اسلام پر تقریر کے لئے مدعو کیا جاتا رہا۔ چنانچہ 1970ء سے آپ کو بحیثیت نمائندۂ اسلام شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔ 1970ء میں آسٹریا کے دارالحکومت وی آنا میں اور 1971ء میں لندن میں آپ نے کانگرس کے اجتماعات میں اسلام کی حقانیت پر پُر مغز مقالے پڑھے۔ 1972ء میں کانگرس کے اجلاس امریکہ میں تقریر کے علاوہ ایک یونیورسٹی میں آپ کو اسلام پر تقاریر کی دعوت ملی جس میں آپ کا مقالہ اسپرانٹو اکیڈمی کے سیکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ آپ کی وفات 8-9/جون 1973ء کو ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی تقریباً پانچ، چھ سال سے احمدیہ مشن جرمنی کے ساتھ گہرا رابطہ رکھتے تھے اور اسلام اور قرآن مجید کا مطالعہ کر رہے تھے۔ ابتدائی دو سال آپ نے عربی زبان سیکھنے اور اسلام کے بارہ میں اپنی معلومات وسیع کرنے میں صرف کئے اور اس سلسلہ میں مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ نے آپ کی ہر ممکن امداد اور رہنمائی کی۔ عربی کا ضروری علم سیکھنے اور اسلامی تعلیمات سے اچھی طرح متعارف ہونے کے بعد آپ نے صرف ایک سال کے اندر بین الاقوامی زبان اسپرانٹو (Esperanto) میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر لیا۔

یہ زبان جسے پروفیسر ڈاکٹر زامن ہوف (Dr.L.L.Zamenhof) نے بین الاقوامی رابطہ کی غرض سے 1887ء میں رائج کیا تھا۔ اب یورپین اور دوسرے ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ دنیا کی اہم مذہبی، علمی اور سیاسی کتابوں کے تراجم اس زبان میں ہو چکے ہیں۔ مگر اس زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

یکے از تین صد تیرہ اصحاب احمد

حضرت میاں نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ ۔ امرتسر

(غلام مصباح بلوچ۔ نائیجیریا)

امرتسر شہر کے شرقی حصے میں کشمیری سوداگران پشمینہ اور رفوگر اور ان کے متعلق کاروباری مسلمان رہتے تھے ان میں اکثریت نماز کے پابند لوگوں کی تھی اور عام طور پر یہ لوگ دیندار سمجھے جاتے تھے۔اسی محلے میں ایک اہل حدیث عالم مولوی احمد اللہ صاحب بھی رہتے تھے جن کے اثر کی وجہ سے اہل محلّہ علی العموم اہل حدیث تھے۔ انہی مولوی صاحب کے مقتدیوں میں ایک حضرت میاں نبی بخش صاحب رفوگر ولد مکرم رحیم بخش صاحب قوم قریشی بھی تھے۔ابتداءً تو آپ رفوگر تھے لیکن آہستہ آہستہ کاروبار میں اس قدر ترقی کی کہ ایک مشہور تاجر پشمینہ ہوگئے جن کا کاروبار جنوبی ہندوستان اور کلکتہ تک پھیل گیا۔

بیعت

جولائی 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام امرتسر تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولوی احمد اللہ صاحب کو تحریری مباحثہ کی دعوت دی مگر انہوں نے آمادگی کا اظہار نہ کیا۔1893ء میں جب حضور علیہ السلام آتھم سے مباحثہ کے لئے دوبارہ امرتسر تشریف لے گئے تو حضرت میاں نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ تحقیق کی خاطر حضرت صاحب کی مجلسوں میں آتے اور خاموشی سے حالات کا مطالعہ کرتے رہتے۔آپ بہت پڑھے لکھے آدمی نہ تھے مگر صاحبِ شعور تھے اور سینہ صاف تھا قبول حق کے لئے کوئی روک نہ ہوسکتی تھی، اس دوران آپ مولوی احمد اللہ صاحب کو بھی حضورؑ یا آپ کے کسی نمائندہ سے تبادلہ خیال کے لئے تحریک کرتے رہتے لیکن مولوی صاحب نے پھر معذوری ظاہر کی اور کہا کہ مرزا صاحب بھی جانتے ہیں کہ مَیں مناظرہ نہیں کرتا۔مولوی صاحب کے انکار نے حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ اور بعض دیگر مقتدیوں کو جو حضرت صاحب کی بیعت کا ارادہ کئے ہوئے تھے اور بھی مضبوط کردیا اور وہ سلسلہ احمدیہ میں انشراح صدر کے ساتھ داخل ہوگئے۔حضرت میاں نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ نے مسابقت کی اور آپ گویا اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوگئے۔آپ کے ساتھ اور متعدد دوستوں نے بیعت کرلی جن میں آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں عبد الخالق صاحب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، اس طرح امرتسر جماعت میں مضبوطی پیدا ہوگئی۔

(حیات احمد جلد چہارم حصہ دوم صفحہ 411-409 از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ۔انتظامی پریس حیدرآباد دکن 1953ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت

بیعت کرنے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام کی دعوت کی۔آپ کے ہمسائے میں حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ (وفات 27 اکتوبر 1949ء) کا وسیع گھر تھا جہاں حضور کو بٹھایا گیا۔آپ نے اس شاندار دعوت کو پشمینہ چادروں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔(اصحاب احمد جلد اول صفحہ 87 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

313 صحابہ میں شمولیت کا شرف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کہ حضرت امام مہدی کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے 313 ساتھیوں کے نام درج ہوں گے (مندرجہ جواہر الاسرار از شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطّوسی مؤلفہ 840ھ قلمی نسخہ) کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''انجام آتھم'' نے پورا کیا جس میں حضور نے اپنے 313 کبار صحابہ کی فہرست شائع فرمائی ہے اس میں آپ کا نام 17ویں نمبر پر درج ہے:

17۔ میاں نبی بخش صاحب رفوگر....امرتسر

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

نشانات کے گواہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانات دکھلائے جنہیں صحابہ نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔حضورؑ نے آپ کو بھی اپنے نشانات کے پورے ہونے پر گواہوں میں شامل فرمایا ہے۔حضور کی تصنیف لطیف'' نزول المسیح''میں پیشگوئی نمبر 42 متعلقہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پیشگوئی نمبر 43 متعلقہ لیکھرام کے زندہ گواہ رؤیت میں آپ کا نام شامل ہے۔

مالی قربانیوں میں حصہ

✿......حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ انفاق فی سبیل اللہ کے وصف میں بھی نمایاں تھے۔سلسلہ کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'سراج منیر'(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 86) میں'' فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ'' کے عنوان کے تحت آپ کے چندے کا ذکر محفوظ ہے۔ساتھ ہی آپ کی اہلیہ کی طرف سے بھی پانچ روپے چندہ لکھا ہے۔ 1897ء میں آپ ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر قادیان میں جلسہ پر حاضر ہوئے اور اس موقع پر بھی پانچ روپے چندہ ادا کیا۔حضور نے اپنی کتاب ''جلسہ احباب'' (روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 304) پر آپ کی جلسے میں حاضری اور چندے کا ذکر فرمایا ہے۔

✿......1898ء میں جماعت احمدیہ امرتسر نے مخالفت کے پیش نظر اپنی الگ مسجد کی اشد ضرورت محسوس کی۔حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ نے اپنا ایک مکان قیمتی بارہ سو ساٹھ روپے مسجد کے لیے سات سو-/700 روپے پر دینا منظور کیا اور باقی-/560 روپے بطور چندہ دے دئے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(الحکم 27 مارچ و6 اپریل 1898ء صفحہ 7 کالم 1)

✿......1901ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے سرمائے کو پورا کرنے کے لیے خریداری حصص کی تحریک فرمائی حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ نے 5 حصص خرید کئے۔

(الحکم 17 اپریل 1901ء صفحہ 9 کالم 3)

✿......یکم جولائی 1900ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو منارۃ المسیح کے لیے چندہ کی تحریک کی اور فرمایا:'' .....ایسے تمام لوگوں کے نام لکھے جائیں گے جنہوں نے کم سے کم سو روپیہ منارہ کے چندہ میں داخل کیا ہو اور یہ نام ان کے زمانہ دراز تک بطور کتبہ کے منارہ پر کندہ رہیں گے جو آئندہ آنے والی نسلوں کو دعا کا موقع دیتے رہیں گے۔ والسلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

آپ نے بھی اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا اور سو روپے چندہ ادا کیا، منارۃ المسیح پر کندہ اسماء میں آپ کا نام بھی درج ہے۔

✿......ستمبر 1914ء کے جنگی دور میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چندہ انڈین امپیریل ریلیف فنڈ کی تحریک فرمائی آپ نے اس مد میں-/9 روپے چندہ ادا کیا۔

(الفضل 11 اکتوبر 1914ء صفحہ 8)

✿......1917ء میں چندہ تبلیغ ولایت میں آپ نے ایک سو روپے چندہ ادا کیا۔

(الفضل 28 اگست 1917ء صفحہ 11)

سلسلہ کے کاموں میں اخلاص

آپ سلسلہ احمدیہ سے نہایت درجہ اخلاص رکھنے والے تھے اور باقی تمام کاموں پر جماعتی کاموں کو اوّلیت دیتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے آپ کے دل میں ایک غیرت تھی۔5ستمبر 1894ء کو جب آتھم کی پیشگوئی کی میعاد کا آخری دن تھا تو عیسائیوں نے آتھم کے زندہ ہونے کی خوشی میں حضور کے خلاف امرتسر میں ایک جلوس نکالنا چاہا اور نہایت ہی حیا سوز اور دل آزار حرکات کا پروگرام بنایا۔اس خبر سے بڑی تشویش ہوئی۔ حضرت میاں نبی بخش صاحب، حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب، حضرت شیخ نور احمد صاحب اور حضرت میاں قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہم چاروں اصحاب خان بہادر شیخ غلام حسن رئیس اعظم کے پاس گئے اور انہیں اس پروگرام سے آگاہ کیا۔انہوں نے یہ منصوبہ سنا تو بے اختیار ہوگئے اور کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا،مَیں اس کا ابھی انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے بات کرکے اس منصوبے کی بندش کا انتظام کیا۔

(حیات احمد جلد چہارم حصہ دوم 462 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپ سے محبت رکھتے تھے اور امرتسر میں بسا اوقات آپ سے کام کرواتے۔اس طرح امرتسر میں بیٹھے حضور کی خدمت کا آپ کو موقع مل جاتا۔حضرت شیخ احمد دین صاحبؓ ڈنگوی (بیعت 1897ء) فرماتے ہیں:ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بندہ کو حکم دیا کہ تم امرتسر میاں نبی بخش صاحب رفوگر کے پاس جاؤ اور ایک خط لکھ دیا کہ یہ ان کو دے دینا۔جو چیزیں وہ خرید کردے دیں وہ جلدی لے آنا اور کل تک واپس آجانا....

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 8 صفحہ 109)

مرکز سلسلہ کی طرف سے آنے والے نمائندوں اور مہمانوں کی خدمت بھی دلی لگاؤ اور محبت سے کرتے اور ان کے لیے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالتے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ اپنے ایک دورے کی رپورٹ (1909ء) لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

امرتسر کے ضلع میں جب تک مَیں دورہ کرتا رہا اس عرصہ میں میرا ہیڈ کوارٹر شہر امرتسر میں رہا....گاہے گاہے شہر کے شرقی حصہ میں میاں نبی بخش صاحب سوداگر پشمینہ کے مکان پر بھی شب باش ہوتا رہا۔ہر دو صاحبان کی خاطر داری اور مہمان نوازی کا میں بہت ہی مشکور ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔میاں نبی بخش صاحب کو حضرت مرحوم (مراد حضرت مسیح موعودؑ ۔ناقل) کے ساتھ بڑا اخلاص ہے۔ ایک دلی محبت کا جوش ہر وقت ان کے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(اخبار بدر 13 مئی 1909ء صفحہ 1)

خلافت ثانیہ کے موقع پر آپ نے بغیر کسی تردّد کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ 12 اپریل 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حسب ہدایت وکلاء و قائمقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ بغرض ضروریات سلسلہ قادیان میں ہوا جس میں دس مختلف ریزولیشن پاس کئے گئے،حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ بھی امرتسر جماعت کے وفد میں شامل تھے۔

(الفضل 20 اپریل 1914ء صفحہ 15,16)

نظام وصیت میں شمولیت

1905ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارات کے تحت وصیت کے بابرکت نظام کا آغاز فرمایا جس کے ساتھ ہی بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا اور حضور نے احباب جماعت کو دین اسلام کی مقبول خدمت کے لیے 1/10 حصہ کی وصیت کی تحریک فرمائی۔ دیگر فدائیان کی طرح حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ نے بھی اوّل طور پر اس نظام میں شمولیت اختیار فرمائی۔آپ نے 1906ء میں وصیت کی۔ آپ کا وصیت نمبر 111 ہے۔آپ کی وصیت اخبار بدر 21 فروری 1907ء صفحہ 11,12 پر شائع شدہ ہے۔

وفات

آپ اپنی عمر کے 65ویں برس میں داخل ہوچکے تھے، طبیعت میں کمزوری آگئی تھی کچھ عرصہ بیمار رہ کر بالآخر 3/جولائی 1918ء کو امرتسر میں وفات پائی۔بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔اخبار الفضل نے ''مدینۃ المسیح'' کی خبروں میں لکھا:

میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ امرتسر جو حضرت مسیح موعود کے پرانے اور مخلص خدام میں سے تھے کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہوگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔3 تاریخ ان کا جنازہ یہاں لایا گیا اسی دن شام نماز جنازہ پڑھنے کے بعد مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا، احباب بھی جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

(الفضل 6 جولائی 1918ء صفحہ 1 کالم 1)

آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد اللہ صاحب نے 7/ اپریل 1918ء کو بعمر 21 سال آپ کی زندگی میں ہی وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ:ترجمہ قرآن کریم از صفحہ نمبر 9

کرنے کی سعادت پہلی مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر اطالوکیوسی ہی کو حاصل ہوئی۔اس دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعائیں اور توجہات آپ کے شامل حال رہیں۔

اسپرانٹو ترجمہ قرآن کا دیباچہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے تحریر فرمایا۔

قاہرہ کے ڈاکٹر ناسف اسحاق نے (جو اسپرانٹو کے عالم اور اسپرانٹو عربی لغت کے مصنف ہیں) ترجمہ کا جائزہ لیا اور اسپرانٹو کی عالمی تنظیم کے صدر پروفیسر ڈاکٹر لیپنے(Lapenna) نے اس پر ادبی نقطہ نگاہ سے نظر ثانی کی اور اسپرانٹو لٹریچر شائع کرنے والے کوپن ہیگن کے ایک پبلشر Torben Kehlet نے 1970ء میں غیر معمولی دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس ترجمہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔یہ ترجمہ قرآن 686 صفحات پر مشتمل ہے۔جماعت احمدیہ کی طرف سے وکالت تبشیر تحریک جدید نے ایک خطیر رقم بطور عطیہ مذکورہ اشاعتی ادارہ کو دی جس کے باعث اصل لاگت سے بھی کم قیمت بطور ہدیہ مقرر کی گئی۔ اور اسپرانٹو زبان میں شائع ہونے والے رسائل میں اس ترجمہ کا خوب چرچا ہوا۔(ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 163-161)

✿✿✿✿✿✿

میدان عمل میں خدمت دین اور تائیدات الٰہی کے دلچسپ اور ایمان افرز واقعات

(داؤد احمد حنیف۔ مبلغ امریکہ)

دوسری قسط

جارج ٹاؤن میں باقاعدہ جماعت کا قیام

جارج ٹاؤن میں ایک کمرہ کرایہ پر لینے کا ذکر بھی پہلے گزر چکا ہے۔ خاکسار کی کوشش تھی کہ جنہوں نے بیعت کی ہوئی ہے کم از کم وہ سارے یہاں جمع ہو جایا کریں روزانہ ایک دو نمازیں اکٹھی پڑھ لیا کریں اور جمعہ بھی شروع کیا جائے۔ دو چھوٹے بچے قرآن سیکھنے کیلئے تو روزانہ آتے تھے مگر جماعت کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا۔ اسی اثناء میں ایک دن مکرم غوث کجیرا صاحب جب نماز کیلئے آئے تو کہنے لگے مَیں دارالحکومت کچھ سامان خریدنے جا رہا ہوں جب کہ میری بیوی حاملہ ہے اور بچے کی پیدائش کسی وقت بھی متوقع ہے۔ اس لئے اگر پیدائش میری عدم موجودگی میں ہو جائے تو آپ اسلامی طریق پر جو کچھ بچے کی پیدائش پر کرنا ہوتا ہے وہ کر دیں کیونکہ مجھے وہیں پر ہفتہ بھر لگ جائے گا اور میرا یہ بیٹا جو آپ کے پاس قرآن سیکھنے آتا ہے یہ آپ کو پیدائش ہونے کی صورت میں اطلاع دے دے گا۔ چنانچہ وہ سفر پر چلے گئے۔ چار پانچ دن بعد ان کے بیٹے نے اطلاع دی کہ میرا بھائی ہوا ہے۔ خاکسار کو بہت خوشی ہوئی کہ اب جا کر اسلامی طریق پر بچے کے کان میں اذان دوں گا اور اس کا ان پر بڑا اچھا اثر ہوگا۔ چنانچہ ان کے گھر جا کر بچے کے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ سبھی بڑے خوش ہوئے۔ بچے کے والد بعد میں واپس آگئے۔ ان کو واپس آئے ابھی ایک دن ہی ہوا ہوگا کہ ہفتہ کے روز نومولود فوت ہو گیا۔ اس کا وہی بھائی خاکسار کے پاس آیا اور بتایا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا ہے۔ خاکسار نے سمجھا کہ اس کے والد صاحب نے بھجوایا ہے تاکہ وہاں پہنچ کر جنازہ وغیرہ پڑھاؤں۔ ان کے گھر پہنچا تو اور لوگ بھی آنے لگے۔ تھوڑی دیر میں گاؤں کے امام صاحب بھی آگئے۔ ان کے آنے پر خاکسار کو کچھ فکر ہوا مگر خیال یہی تھا کہ بچے کے والد نے بیعت کی ہوئی ہے اور مجھے بلایا بھی ہے اس لئے نماز جنازہ پڑھانے کیلئے خاکسار کو ہی کہیں گے۔ مگر تھوڑی دیر بعد جنازہ سامنے لایا گیا اور امام صاحب نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ یہ صورتحال بڑی پریشان کن ہوگئی۔ چنانچہ خاکسار وہاں سے اُٹھ کر ایک طرف پچھلی جانب چلا گیا کیونکہ اس امام کے پیچھے تو مَیں نماز ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اسی فکر میں تھا کہ نماز انہوں نے ختم کر لی اور جنازہ اٹھا کر صحن سے باہر نکلنے لگے۔ خاکسار کے ذہن نے یہ فیصلہ کیا کہ بچے کے والد سے اجازت لیتا ہوں کہ یہ بچہ چونکہ باپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے پیدائشی طور پر احمدی تھا اس لئے مَیں نے اس کا جنازہ پڑھنا ہے اگر اجازت دے دیں گے تو جنازہ پڑھ دوں گا ورنہ ان کا مجھ پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

چنانچہ خاکسار نے اجازت مانگی تو لڑکے کے والد نے اجازت دے دی۔ خاکسار نے اسے جو میت کو اٹھا کر باہر لیجا رہا تھا کہا کہ اسے نیچے رکھ دو مَیں نے جنازہ پڑھنا ہے۔ اس نے گھبراہٹ میں نیچے رکھ دیا۔ مَیں جنازہ کیلئے کھڑا ہو گیا۔ خیال تھا کہ لڑکے کے والد اور دیگر وہ لوگ جنہوں نے بیعت کی ہوئی تھی وہ ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں گے مگر جنازہ پڑھنے کے بعد دیکھا تو کوئی اور ساتھ شامل نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سب لوگ جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑے مگر بہت سے لوگ غصّہ سے بھرے ہوئے نظر آنے لگے۔

جب دفنانے کے بعد واپس ان کے گھر پہنچے تو امام صاحب نے سخت غصہ میں ایک ترجمان کے ذریعہ مخاطب ہو کر مجھے فرمایا کہ نماز جنازہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں پڑھی۔ خاکسار نے جواب دیا کہ آپ نے امام وقت کو نہیں مانا اس لئے احمدیوں کا امام احمدیوں میں سے ہی ہونا تھا اور اسی لئے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ امام وقت کو قبول کرتے ہیں تو آئندہ سے آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتے تھے۔ مگر وہاں پر کیبا جام جاؤ صاحب چیف جارج ٹاؤن بھی موجود تھے اور بیعت فارم پُر کرنے والوں میں سے ایک تھے انہوں نے امام صاحب کو ٹوک دیا کہ آپ سوال کر کے یونہی ہمارا وقت کیوں ضائع کرنے لگے ہیں۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے اور کچھ دیر کے بعد وہ بھی اور باقی لوگ بھی واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ خاکسار بھی اپنے گھر آ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے آکر اطلاع دی کہ گاؤں کا وہ Elder جسے جُتلنگ جُباٹے کہتے ہیں جو جنازہ کے وقت ٹاؤن میں نہیں تھا وہ پہلے تو تعزیت کیلئے غوث کجیرا صاحب کے ہاں گئے اور تعزیت کر کے اپنے گھر چلے گئے تھے مگر تھوڑی دیر بعد واپس غَــوث کِیْجِیْرا صاحب کے گھر آ کر ان سے کہا کہ مجھے گاؤں کے دیگر Elders (بڑوں) نے آپ کے پاس بھجوایا ہے اس پیغام کے ساتھ کہ آج تم نے اس احمدی کو بُلا کر ہمارے گاؤں میں فتنہ پیدا کیا ہے۔ اس نے علیحدہ جنازہ پڑھا ہے۔ اس لئے گاؤں کے بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے جب تک وہ احمدی کہلانے سے باز نہیں آتے ہم سب ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ جو بھی احمدی کہلائے گا آج کے بعد گاؤں کا کوئی آدمی اس کی نہ غمی میں شامل ہوگا نہ خوشی میں اور سب سے بائیکاٹ رہے گا۔

غَوث کِیْجِیْرا صاحب کی استقامت

غوث کیجیرا صاحب جن کا بچہ فوت ہوا تھا وہ بڑے شریف دھیمے مزاج کے نیک مگر غریب دوست تھے۔ انہوں نے اسے جواب میں کہا کہ اس واقعہ کی حقیقت یہ ہے کہ مَیں نے احمدی مبلغ کو جنازہ کیلئے نہیں بلایا تھا۔ میرا بڑا بیٹا ان کے پاس قرآن کریم سیکھتا ہے اس نے انہیں وفات کی اطلاع دی اور وہ آ گئے۔ باقی جہاں تک میرے احمدی ہونے کا تعلق ہے مَیں احمدی ہوں اور احمدی ہی رہوں گا۔ ماشاء اللہ۔ اس پر اس ٹاؤن کے Elders نے اپنا پیغام دہرایا کہ آج سے جو بھی احمدی کہلائے گا اس سے بائیکاٹ کیا جائے گا اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے اس غریب احمدی کو زبردست ایمان عطا فرمایا۔ اس سارے واقعہ کی جونہی اطلاع خاکسار کو ہوئی خاکسار محترم غَـوث کِـیْجِیْـرا صاحب کے ہاں پہنچا اور انہیں توحید کا سبق اچھی طرح سمجھایا اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کی تلقین کی اور واپس آ گیا۔ یہ وقت میرے لئے بھی بڑا کٹھن تھا۔ یہ پہلا بچہ تھا جس کے کان میں مَیں نے اذان دی تھی اور وہ بچہ ہفتہ کے روز فوت ہو گیا تھا اور یہ ایسا دن تھا کہ لوکل لوگوں کے اعتقادات و توہمات کی رُو سے اس روز جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا مزید ایک اور بچہ بھی جلد فوت ہو جائے گا۔ ابھی احمدیت بھی وہاں جماعت کے طور پر قائم نہیں ہوئی تھی چنانچہ مجموعی لحاظ سے بڑی پریشانی تھی۔ بڑی دعا کی توفیق ملی۔ شام کو مکرم غَوث کِیْجِیْرا صاحب کے گھر دوبارہ گیا باتیں کیں انہوں نے کہا کہ آج مَیں نے اپنے خدا سے اقرار کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ مَیں آئندہ صرف احمدی امام کے پیچھے ہی نماز پڑھوں گا اور گاؤں کی مسجد میں نہیں جایا کروں گا۔ رات کو انہوں نے یہی بات مکرم بالا جاٹا صاحب اور مکرم فاما را سائینگ صاحبان جنہوں نے بیعت کی ہوئی تھی سے سارا ماجرا سنانے کے بعد کہی۔ ان دونوں نے بھی اس دن خدا سے عہد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ سے وہ بھی صرف احمدی امام کے ساتھ نمازیں ادا کیا کریں گے۔ اس طرح پر جارج ٹاؤن میں اس دن سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

یہ واقعہ تو عجیب ہے مگر معلوم یوں ہوتا ہے کہ نومولود دنیا میں آیا ہی اسلئے تھا کہ اس ٹاؤن میں جماعت کا علیحدہ قیام عمل میں آئے اور ترقیات کی راہیں کھلیں۔ بعد کے واقعات سے بھی یہ بات اسی طرح پر ثابت ہوئی۔ اس طور پر جارج ٹاؤن میں قیام جماعت احمدیہ ہوا۔ ان دو تین دوستوں نے باقاعدہ میرے گھر جسے مشن ہاؤس کہتے تھے اور ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا آنا شروع کیا اور وہیں پر ہم نے نماز جمعہ کی ادائیگی کا آغاز کیا اور پھر دیگر لوگ بھی آہستہ آہستہ آنے لگے۔ مکرم جُلبَا ساحُو صاحب کی مارکیٹ میں دوکان تھی وہ بھی شامل ہو گئے۔ ان کی کافی بڑی فیملی تھی۔ اسی طرح مکرم فوڈے طورے صاحب اور مکرم سیدی مختار صاحب بمعہ فیملیز شامل ہوئے۔ نیز مکرم اسحاق سائینگ بمعہ اهل وعیال جماعت مومنین میں شامل ہوئے۔ یہ چھوٹی سی مگر نہایت اعلیٰ درجہ کے مخلصین کی جماعت اسلام کے جھنڈے کو سینہ سے لگا کر اپنے ہم وطنوں کو دعوت حق دینے کیلئے نکل کھڑی ہوئی۔ دوسری طرف مخالفت روز بروز بڑھنے لگی۔

جارج ٹاؤن میں مخالفت میں شدت

مخالفت میں جوں جوں اضافہ ہوتا ان نو احمدیوں کے ایمان میں ترقی ہوتی نظر آتی۔ رامِض دیاب صاحب جن کے گھر میرا قیام ایک ماہ رہا تھا اسی طرح انہی کے بھائی کے مکان میں بھی کرایہ پر ایک ماہ تک رہا تھا۔ بیوی کی طرف سے اُس Elder آف دی ٹاؤن کے رشتہ دار بنتے تھے جس نے احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ شروع کروایا تھا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد یہ خاکسار کے خلاف ہو گئے۔ جن مخلصین کے ذریعہ جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا یہ اُن کے ساتھ مل کر خاکسار کے خلاف باتیں کرتا اور بالآخر دیگر مخالفین کے ساتھ مل کر اس نے احمدیت کے خلاف پلان بنا لیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے ہی احمدیوں کو یہاں آنے کی دعوت دی تھی اب مَیں ہی انہیں تباہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے خاکسار کو ایک خط لکھ کر دیا کہ میں احمدیت کو چھوڑتا ہوں اور ساتھ ہی سارے گاؤں کی اپنے سینما گھر میں ایک میٹنگ بلائی۔ اس وقت اس کے دو سینما گھر چل رہے تھے تین چار دوکانیں کپڑے کی تھیں اور اُمراء میں سے دوسرے نمبر پر تھا۔ قرضہ وغیرہ دے کر لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ اس طرح پر ان کا جارج ٹاؤن اور دو دوسرے قصبوں کُنٹاوُر اور بَنسانگ پر بڑا اثر تھا۔

اس میٹنگ میں اس نے ہماری جماعت کے علیحدہ قیام کو بنیاد بنا کر ہمارے خلاف سخت زہر اُگلا کہ یہ لوگ فتنہ پیدا کرنے لگے ہیں ہم سب تو اکٹھے تھے انہوں نے آکر ہم لوگوں کو پھاڑ دیا ہے اور ایک پُرانے واقعہ کو جو خاکسار کے جارج ٹاؤن پہنچنے سے چند ماہ قبل ہوا تھا بیان کر کے لوگوں میں ہمارے خلاف جوش پیدا کیا۔ وہ واقعہ یوں تھا کہ تیجانی فرقہ کے لوگوں کی تعداد جارج ٹاؤن میں تھوڑی سی تھی اور انہوں نے اپنے اَورَاد وغیرہ کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد ٹاؤن کے ایک حصہ میں بنائی تھی۔ سیاسی لحاظ سے بھی تیجانی لوگوں کی پارٹی جارج ٹاؤن کی آبادی کی پارٹی سے مختلف اور مخالف تھی اور یہ لوگ وہاں پر اپنی ملازمتوں وغیرہ کے سلسلہ میں آنے والے تھے وہاں کے مقامی رہائشی نہ تھے۔ جارج ٹاؤن والے اکثر میڈنگا قبیلہ کے قادری مسلک کے لوگ تھے اور یہ وزیراعظم صاحب کی پارٹی کے حامی تھے اور طاقت کا نشہ انہیں حاصل تھا۔ شروع میں تو انہوں نے تیجانی مسجد بننے دی بلکہ بنانے میں مدد بھی دی۔ جو لوگ بعد میں احمدی ہوئے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ چنانچہ وہ شام کی نماز وہاں پڑھنے لگے اور اپنے وِرد بھی کرتے۔ کچھ دنوں میں ہی سیاست میں جوش آیا اور آپس کی سیاسی مخالفت کے نتیجہ میں اور سیاسی طاقت کے باعث تیجانیوں کی یہ مسجد مسمار کر دی گئی۔ اس واقعہ کے چند ماہ بعد خاکسار وہاں پہنچا تھا اور ہم تو اپنے دینی مسلک کے باعث دوسروں کے پیچھے نمازیں ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ خاکسار شروع سے ہی اپنے گھر میں نمازیں ادا کرتا تھا۔ اس شخص نے اپنے سینما میں بلائی ہوئی میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے یہی باتیں دہرائیں کہ ہم نے تیجانیوں کی بنی ہوئی مسجد گرادی تھی جبکہ یہ نمازیں بالکل ہی علیحدہ پڑھتا ہے اور یہ فتنہ کا موجب ہے۔ دوسرے ملک سے آکر یہاں فساد برپا کرتا ہے ہم کمشنر کو کہہ کر اس کو یہاں سے نکال باہر کریں گے وغیرہ۔

خاکسار اور نئی احمدیہ جماعت کیلئے یہ صورتحال پریشان کن تھی۔ بڑی دعائیں کیں۔ ان کا جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے کا خط مرکز میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا اور دعا کی درخواست کی۔ اپنے امیر صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ ان دنوں ہمارے امیر صاحب ایک ریجنل میٹنگ کے لئے سیرالیون جا رہے تھے۔ انہوں نے خاکسار کے خط میں جواب لکھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے تو آپ خاموشی سے اپنا ذاتی سامان لیکر ملکی مرکز میں آجائیں تاکہ بعد میں دوبارہ مبلغ یہاں بھجوانے میں دِقّت نہ ہو۔ یہ خط پڑھ کر پریشانی مزید ہوئی۔ مگر جوش جوانی (اس وقت خاکسار کی عمر 24 سال تھی) میں اپنے آپ سے یہ عہد کیا کہ خود تو مَیں یہاں سے نہیں نکلوں گا خواہ مرنا پڑے۔ قربانی دوں گا مگر جس کام کیلئے مجھے مرکز نے یہاں بھجوایا ہے اُسے ضرور پورا کروں گا۔

مخالفت نے ہماری توجہ دعا کی طرف پھیر دی اور ساتھ کے ساتھ ہم غلط فہمیوں کا ازالہ بھی مقدور بھر کرنے لگے۔ اس شخص کی میٹنگ کا خدا کے فضل سے جماعت کے خلاف کوئی اثر قائم نہیں ہوا۔ اُس کے بعد اس نے خاکسار کی عدم موجودگی میں یکطرفہ ذاتی دشمنی کا آغاز کر دیا اور ہمارے احمدیوں کو یہ کہہ کر ڈرانے لگا کہ اگر اس احمدی مبلغ کا بازار میں بھی میرے ساتھ ٹکراؤ ہو گیا تو مَیں اسے مار دوں گا اور روزانہ ہی ایسی اشتعال انگیز باتیں کرنے لگا۔ وہ بیچارے مجھے آکر بتاتے اور نصیحت کرتے کہ اس کے پاس سے بھی نہ گزرنا ورنہ مشکل پیدا ہو جائے گی۔ جب انہوں نے زیادہ گھبراہٹ کا اظہار کیا تو خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں کچھ نہیں ہوگا۔ ہم تو لڑنے کیلئے یہاں نہیں آئے اگر وہ ہمیں مارنا بھی شروع کر دے تو پھر بھی ہم

جواب نہ دیں گے تو خود بخود شرم محسوس کر کے رُک جائے گا۔ ویسے میں ایسی باتوں کو گیدڑ بھبکیاں سمجھتا ہوں اور اگر ہم ایک دوسرے کا مقابلہ شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسے بازو سے پکڑ کر ملنے نہیں دوں گا۔ آپ کو کسی صورت میں بھی گھبراہٹ نہیں کرنی چاہئے۔

بارش کا نشان

انہی دنوں کی بات ہے یہ موسم برسات تھا اور لوگ اپنی کاشتکاری بارش کے پانی سے کرتے تھے۔ فصلیں اُگی ہوئی تھیں اور بارشوں کی شدید ضرورت تھی ۔ حالت ایسی خراب ہو رہی تھی کہ ان لوگوں نے اپنے طریق پر بارش کیلئے دعائیں وغیرہ مانگیں مگر بارش ہو نہیں رہی تھی۔

ایک دن خاکسار کے ساتھ احمدی احباب نے اس صورتحال پر بحث کی تو خاکسار نے انہیں بتایا کہ اسلامی طریق میں تو صلوٰۃ الاستسقاء ہے یعنی بارش مانگنے کیلئے باہر میدان میں نکل کر میدان میں نماز پڑھ کر دعا کی جائے۔ تو ہم کل یہ طریق اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا کہ ہم احمدی کل 10 بجے نماز پڑھنے جائیں گے ۔ اس اعلان کو سُن کر ایک غیر احمدی عالم بھی ہمارے ساتھ شامل ہوگئے کہ وہ بھی ہماری اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ گاؤں میں اس بات کا چرچا ہوگیا۔ جب ہم چند لوگ باہر میدان میں نماز پڑھنے کیلئے سڑک پر گزر رہے تھے تو اسی مخالف رامض دیاب نے یہ تبصرہ شروع کر دیا کہ اگر احمدیوں کی دعاؤں سے بارشیں ہوتیں تو ہندوستان کیوں بھوکا مرتا۔ اس طرح کے کلمات کہہ کر مذاق اڑانے لگا۔

ہم نے میدان میں نماز استسقاء ادا کی اور لگے بارش کا انتظار کرنے ۔ مغرب ہوگئی کوئی بارش نہ ہوئی۔ عشاء ہوگئی بارش پھر بھی نہ ہوئی۔ خاکسار کے دل میں یہ جوش اٹھا کہ اللہ میاں جب تک تو بارش نہیں بھیجے گا میں زمین پر ہی رہوں گا بستر پر نہیں لیٹوں گا اور عشاء کے بعد مصلّی پر ہی بیٹھا دعائیں مانگنے لگا۔ قربان جائیں اس مہربان آقا پر کہ ابھی نصف رات نہیں ہوئی تھی کہ بارش کا نزول شروع ہوا اور اس قدر بارش ہوئی کہ ہر چیز کی پیاس بجھ گئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ احسان جماعت کی صداقت کیلئے دعاؤں کی قبولیت کے ثبوت میں ظاہر ہوا جس کا اہل جارج ٹاؤن پر بہت مثبت اثر پڑا اور مخالفین نے ظاہر میں مخالفت کرنی چھوڑ دی سوائے چند ایک کے جن میں یہ لبنانی دوست شامل تھے مخالفت کرتے رہے مگر ان کو سمجھانے کیلئے خدا تعالیٰ نے دوسرا طریق اختیار فرمایا۔

عبرت کا نشان

اس شخص کے دو سینما کام کر رہے تھے دو کانیں مال سے بھری ہوئی تھیں مگر جب یہ جماعت کی مخالفت سے باز نہ آیا تو یکے بعد دیگرے اس کے سب کاروبار پر خدا کا عذاب نازل ہوگیا۔ ہُوا یُوں کہ اس کے جنریٹر جن سے یہ سینما دکھاتا تھا پہلے ایک بند ہوا تو وہ دوسرے ٹاؤن سے جا کر وہاں کا جنریٹر لایا تا کہ لوگوں سے وصول کی ہوئی رقم کے بدلہ میں انہیں سینما دکھا سکے۔ مگر وہ بھی آتے ہی بند ہوگیا۔ پہلے والا مرمت کروا کر لائے مگر وہ پھر سے بند ہوگیا۔ یہاں تک کہ ایک دن لوگوں کا مال انہیں واپس کرنا پڑا۔ پھر وہ جنریٹر چلے ہی نہیں اور دونوں سینما بند کرنے پڑے۔ اس کے رشتہ داروں نے اسے سمجھایا کہ احمدیت کی مخالفت، حق کی مخالفت کے مترادف ہے مگر شروع میں یہ نہ مانے۔ چنانچہ ان کی دوکانوں سے ان کے قرض خواہوں نے مال واپس اٹھا لیا اور دوکانیں بھی بند کرنا پڑیں۔ ان کی ایک بڑی دوکان آخر پر رہ گئی مگر اس کا اکثر حصہ مال اس کے اپنے بڑے بھائی نے اس کی قرقی کروا کر لے لیا اور سخت ذلت کا منہ دیکھنے کے بعد یہ توبہ کی طرف مائل ہوئے۔

وہی احمدی جن کو یہ دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ مَیں احمدی مبلغ کو ماردوں گا یوں کروں گا وغیرہ بالآخر یہ عذاب دیکھنے کے بعد خود آئے اور کہنے لگے کہ مَیں اگر واپس آنا چاہوں تو کیا مبلغ مجھے آنے دیں گے۔ چنانچہ ہمارے مخلص دوست کِیْجِیْر اصاحب ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگے کہ اگر رامض صاحب واپس جماعت میں آنا چاہیں تو کیا آسکتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ شوق سے آئیں وہ خود ہی باہر نکلے تھے ہم نے تو نکالا نہیں تھا اور اب اگر وہ سمجھ گئے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تو بڑی خوشی سے آئیں ہم ان کا استقبال کریں گے۔ اس کے چند دن بعد وہ بڑے شرمندہ ہو کر توبہ کرتے ہوئے آئے حضور کی خدمت میں توبہ کا خط لکھا اور اس طرح پھر سے جماعت میں داخل ہوئے اور پھر آخر دم تک جماعت کے ساتھ منسلک رہے اور توبہ پر قائم رہے۔ ان کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ نے اپنی تائید کے نشان ظاہر فرمائے اور لوگوں پر احمدیت کی صداقت کھل گئی۔

جارج ٹاؤن کے نواحی علاقہ میں تبلیغ

خاکسار کا تقرر ایم آئی ڈی (Maccarthy Islam Division) کے لئے ہوا تھا۔ اس کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر جارج ٹاؤن جس کا لوکل نام جنجنگ بُرے تھا جماعت نے اپنے مشن کے لئے اسے ہی منتخب کیا تھا اور یہ مبلغ کی رہائشگاہ تھی۔ یہ چھوٹی سی جماعت جو خاکسار کے ذریعہ وہاں قائم ہوئی اکثر و بیشتر غرباء کی جماعت تھی مگر نہایت مخلص دوست تھے اور اپنے کام کا حرج کر کے دعوت الی اللہ کے لئے خاکسار کیساتھ جہاں بھی انہیں لے جاتا، جاتے تھے۔ بعض اوقات ایک وقت میں چار پانچ اکٹھے بھی ساتھ جاتے اور قریب کے گاؤں میں تبلیغی میٹنگز کا انعقاد کرتے۔ شروع میں جہاں جہاں ان میں سے کسی کے واقف کار ہوتے وہاں جا کر پیغام پہنچاتے اور جہاں واقف نہ ہوتے وہاں جا کر انفرادی طور پر لوگوں سے تعارف پیدا کر کے انہیں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جاتا۔ خاکسار کا طریق یہ تھا کہ جس گاؤں یا مقام پر جاتا سب سے پہلے وہاں کے امام صاحب کے ہاں حاضر ہوتا اور عربی لٹریچر انہیں پیش کرتا اور ظہور امام مہدیؑ کی خوشخبری انہیں سناتا۔ بعض امام سلام تو کرتے مگر لٹریچر قبول نہ کرتے اور بعض سرے سے ہاتھ ملانا بھی گوارا نہ کرتے اور کہتے کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ ہمارے خلاف پھیلائی گئی غلط باتوں اور عقائد کا نتیجہ تھا۔ انہیں دور کرنے کیلئے علماء سے ملنا اور گفتگو کرنا نہایت ضروری تھا مگر وہ اس کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے تھے۔ اس ضمن میں چند واقعات تحریر کرتا ہوں تا کہ اندازہ ہو کہ اس جگہ کام کرنا کتنا مشکل تھا۔

امام جارج ٹاؤن بافوڈے گبا صاحب

جب خاکسار جارج ٹاؤن پہنچا اور تبلیغ کا آغاز کیا تو سب سے پہلے خاکسار مکرم غوث کجیر اصاحب کو ساتھ لے کر امام بافوڈے صاحب کے ہاں گئے جب ہم ان کے گھر کے احاطہ میں پہنچے اور امام صاحب کے بارہ میں دریافت کیا تو معلوم ہوا وہ بازار گئے ہوئے ہیں ۔ جب ہم واپس آنے لگے تو باہر سے امام صاحب بھی تشریف لے آئے۔ قریب آنے پر خاکسار نے اونچی آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا مگر امام صاحب نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ ہی ہاتھ بڑھایا۔ خاکسار نے کافی دیر تک ہاتھ اسی طرح بڑھائے رکھا اور السلام علیکم بھی دہرایا مگر انہوں نے میری طرف توجہ ہی نہ دی اور اپنے کمرے کی طرف چلنے لگے۔ خاکسار نے ترجمان کے ذریعہ ان سے گزارش کی کہ ہم ان سے ملاقات کیلئے آئے ہیں اور یہ عربی کی کتاب حَمَامَةُ الْبُشْریٰ ان کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ انہوں نے ترجمان صاحب کو فرمایا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں وہ ہم سے ملنا ہی نہیں چاہتے اور نہ ہدیہ لیں گے۔ ہمیں ناچار واپس لوٹنا پڑا۔ یہ امام صاحب کچھ عربی پڑھے ہوئے تھے اور جماعت کے خلاف بہت تعصب رکھتے تھے۔ جارج ٹاؤن کی ایک ہی مسجد تھی اور یہ اس کے امام راتب کہلاتے تھے۔ مسجد میں خطبہ میں اور انفرادی طور پر بھی خاکسار کے خلاف اور جماعت کیخلاف جھوٹی بے بنیاد خبریں سناتے اور الزام تراشی کرتے رہتے تھے۔ مثلاً کہتے کہ یہ لوگ آنحضرتؐ کو نہیں مانتے۔ اسلام دشمن لوگ ہیں۔ اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ان کا یہ امام دیکھو اس کی بیوی بھی نہیں ہے اور یہ امام بنا ہوا ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے وغیرہ۔

لوکل لوگ ایسے شخص کو جس کی شادی نہ ہوئی ہو امام نہیں بناتے اور انکے اس رواج کو یہ ہماری مخالفت کیلئے خوب استعمال کرتے۔ خاکسار نے لوگوں کو انفرادی رنگ میں سمجھایا اور اسلامی تعلیمات بھی بتائیں کہ امامت کیلئے معیار تو آنحضرتؐ نے مقرر فرمایا ہوا ہے جس میں ایمان کو بنیاد قرار دیا ہوا ہے اور مومنین میں سے جو قرآن زیادہ جانتا ہو پھر جو سنت کا علم رکھتا ہو اور برابری کی صورت میں عمر میں بڑا ہو اسے امام بنانے کا ارشاد ہوا ہے۔ امام کا شادی شدہ ہونا تو کہیں بھی شرط امامت نہیں رکھی گئی۔ بلکہ احادیث میں اس کے برخلاف مثالیں موجود ہیں۔ ایک جگہ پر ایک نوجوان بچے کو آنحضرتؐ نے قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے کے باعث امام مقرر فرمایا تھا۔ وغیرہ۔

ان تشریحات کو سننے کے باوجود یہ خاکسار کے خلاف مختلف طریقوں سے زہر اگلتے رہتے۔ ان کے اس طریق کے باوجود خاکسار نے یہ طریق اپنائے رکھا کہ جب بھی ان کے قریب سے گزرتا تو اونچی آواز میں انہیں السلام علیکم ضرور کہتا۔ اور کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رکھا۔ مگر یہ امام صاحب بھی اپنی ڈگر پر قائم رہے اور کبھی میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ بالآخر دو تین سال بعد ان کے گھر کے تعلقات لوگوں کے سامنے آئے۔ ان کی دو بیویاں تھیں اور ایک بیوی ان کے سلوک سے اس قدر ناراض ہوگئی کہ اس نے مسجد کی کمیٹی کے لوگوں کے سامنے یہ مقدمہ ان کے خلاف دائر کر دیا کہ یہ بیویوں کے درمیان انصاف کا سلوک نہیں کرتا اور دوسری بیوی کو ترجیح دیتا ہے اور اُس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے اور سراسر قران کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے اور ہے بھی یہ امام، اسے سمجھایا جائے۔ مسجد کی کمیٹی نے کافی عرصہ تک کوشش کی کہ یہ سمجھ جائیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں مگر یہ اپنی ہٹ دھرمی ہی پر قائم رہے اور ان کی بات نہ مانی۔ اس پر کمیٹی نے انہیں امامت سے برطرف کر دیا۔ میرے خیال میں انہیں جماعت کے خلاف سراسر جھوٹ پھیلانے کے باعث اس طریق پر یہ سزا ملی کہ امامت ہاتھ سے جاتی رہی اور وہ مالی لحاظ سے بھی صفر الیدین ہوگئے۔

جب انہیں امامت سے ہٹا دیا گیا تو اسکے بعد جب خاکسار انکے پاس سے گزرتا اور السلام علیکم کہتا تو انہوں نے وعلیکم السلام جواب میں کہنا شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ ہاتھ بھی ملانے لگے اور بعد ازاں لوکل زبان میں تھوڑی گفتگو اور مذاق بھی کرنے لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ایسے مخالفین کو بھی حق کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

مصرا گاؤں کا قبول احمدیت

ہماری جماعت کے دوست مکرم اسحاق سائنگ صاحب ڈرائیور پیشہ تھے اور ایک ادارہ Leprosy کے انسپیکٹر صاحب کے ڈرائیور تھے اور ایم آئی ڈی کے ایک حصہ کے گاؤں کا دورہ کر کے ہر جگہ پر لوگوں کو علاج کیلئے ادویات فراہم کرتے تھے۔ خاکسار نے ان سے درخواست کر رکھی تھی کہ جب وہ اکیلے جائیں تو خاکسار کو بھی ساتھ لے جایا کریں تا کہ جہاں وہ جائیں وہاں پر احمدیت کا پیغام پہنچا سکوں۔ خاکسار کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ نہیں تھی اور نہ ہی پبلک ٹرانسپورٹ گاؤں میں جایا کرتی تھی اور مختلف گاؤں میں جانا بہت مشکل کام تھا اور پیغام ہم نے پہچانا تھا۔ تین چار میل تو پیدل جا کر تبلیغ کرتے ہی رہتے تھے مگر دُور جگہ نہیں جا سکتے تھے۔ ایک دن جب وہ نماز مغرب پر تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ مصرا گاؤں میں ایک استاد سعودی عرب سے پڑھ کر آیا ہے اور اس نے وہاں ایک مدرسہ کھولا ہے وہ لوگوں کو احمدیوں کی طرح تعلیم دیتا ہے اور جُو جُو کے خلاف وعظ کرتا ہے۔ خاکسار نے انہیں کچھ لٹریچر عربی زبان میں دیا اور ساتھ اغلباً عربی میں ایک مختصر سا خط دعوت نامہ اُسی استاد صاحب کے لئے بھجوایا کہ جب آپ دوسری دفعہ اس گاؤں جائیں تو یہ خط اور کتب انہیں دے دیں۔

چنانچہ جب وہ دوبارہ دورہ پر اُسی گاؤں گئے تو انہوں نے میرا خط اور کُتب کا تحفہ مکرم الحاج حمزہ صاحب کو دے دیا۔ انہوں نے خط پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا اور اپنے طالب علموں کو بھی بتایا کہ انہیں جارج ٹاؤن سے کسی نے دعوت نامہ بھجوایا ہے۔ جواباً انہوں نے لکھا کہ وہ خاکسار کے پاس آئیں گے ۔ خاکسار کو بڑی خوشی ہوئی کہ ایک دینی عالم ملنے کے لئے آنے کے واسطے تیار ہے۔ اپنی جماعت کے افراد کو اطلاع دی اور ان کی آمد کے دن کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ مقررہ دن مکرم الحاج حمزہ صاحب بمعہ لامین فیابل غونیابل اور ایک اور دوست کے ہمراہ سر پر عربی ٹوپی ’عقال‘ پہنے تشریف لائے۔ انہیں خوش آمدید کہا اور لوکل احباب سے ملایا۔ ان کی خوب آؤ بھگت کی۔ گفتگو باہمی دلچسپی کے امور پر ہوئی اور احمدیت کا موٹا موٹا تعارف انہیں کروایا جسے سُن کر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ مزید کچھ کتب کا تحفہ انہیں پیش کیا گیا۔ ان میں مکتوب احمد، القول الصریح فی ظهور المهدی والمسیح تالیف حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر غانا پیش کی گئیں اور شام کے قریب وہ واپس مصرا کیلئے روانہ ہوگئے۔ مصرا جارج ٹاؤن سے قریباً 12 میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ انہوں نے جماعت کے بارہ میں کچھ معلومات اپنے معتمد علیہ طلباء اور Elders کو بھی بتائیں۔

چند ہفتوں کے بعد انہوں نے اپنے سکول میں ایک تقریب انعامات منعقد کی اور خاکسار کو اس میں مدعو کیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی چنانچہ خاکسار نے تقریب میں آنحضرتؐ کی سیرت اور سُنت پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت بیان کی جسے سامعین نے بڑی دلچسپی سے سُنا اور اس کا بڑا نیک اثر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے ان پر دینی توجہ مرتکز کر دی اور بار بار وہاں گیا اور عقائد احمدیت انہیں سمجھائے اور ظهور المسیح و المهدی کے بارے پیشگوئیاں بیان کیں اور انہیں قبولیت کی دعوت دی۔ مکرم الحاج صاحب کو پیشگوئیوں کا علم تھا۔ انہوں نے خاکسار کے بیانات وتقاریر کی سامعین کے سامنے تائید کی چنانچہ لوگوں کی اکثریت نے جو ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے بھی تصدیق کی ۔ چنانچہ شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور بیعت کرنے کی دعوت دی تو اکثریت نے بیعتیں کرلیں۔ الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے دل میں گاتے ہوئے ہم واپس لوٹے۔ میرے ساتھ جارج ٹاؤن سے مکرم اسحاق سائنگ صاحب اور دو

اور دوست مکرم غوث کیجیرا صاحب اور مکرم سیدی مختار صاحب بھی ساتھ تھے۔ ہمارے لئے یہ بہت بڑی خبر اور خوشی تھی پہلی بار ایک گاؤں کی اکثر آبادی نے احمدیت قبول کی تھی۔ ہم سربسجود واپس آئے اور ہر نماز میں بلکہ ہر آن شکر ادا کرنے لگے۔

اگلے دن یہ خبر قریبی ٹاؤن بنسا نگ وغیرہ میں پھیلی پھر وہاں سے Bush Fire کی طرح سارے گیمبیا میں پھیل گئی کہ فلاں گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اس پر مخالفت کا ایک طوفان ہر طرف کھڑا ہو گیا۔ اور اہل مصرا کے احمدیوں پر ہر طرف سے دباؤ ڈالا جانے لگا۔ بائیکاٹ کی دھمکیاں انہیں ملنے لگیں اور ہمارا کام ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑھ گیا۔

مصرا پہنچنے کے لئے خاکسار کو جارج ٹاؤن سے باہر Main سڑک جہاں سے پبلک ٹرانسپورٹ لینی ہوتی تھی قریباً ایک میل ایک طرف سے پیدل آنا ہوتا تھا۔ اس کے بعد پبلک ٹرانسپورٹ پر دس میل کا سفر طے ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد پھر دو میل پیدل چل کر مصرا پہنچتا۔ گیمبیا میں گرمی بہت پڑتی ہے اور پیدل سفر گرمی میں کافی تکلیف کا موجب ہوتا تھا اور مجھے یہ سفر حالات کے باعث مہینہ میں کئی بار کرنا پڑتا جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خوشی سے طے کرتا رہا۔ اور ان نو احمدیوں کے ایمان کی مضبوطی اور تازگی کا موجب تھا۔ ان سے خاکسار کے تعلقات اپنے خونی رشتہ داروں سے بھی زیادہ اہمیت کے حامل تھے اور یہ تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے اور یہ سارے لوگ ایمان کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ کوئی مخالفت اور قریب کے گاؤں کا بائیکاٹ انکے ایمان کو متزلزل نہ کر سکا۔ ان کی بعض زمینیں جو دوسرے گاؤں میں تھیں وہ چھین لی گئیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کی فصل اور باغات کی آمد میں ایسی برکت عطا فرمادی کہ مخالفین کو ہر موقعہ پر خفت و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

گاؤں کے نمبردار جسے لوکل زبان میں الکالی کہتے ہیں اُس نے احمدیت قبول نہ کی تھی اور مخالفت میں پیش پیش تھا۔ کچھ عرصہ بعد اُس کے بیٹے نے احمدیت کا پیغام سننے کے بعد سب کی مخالفت کے باوجود سچائی کو پہچان لیا اور احمدیت قبول کر لی۔

بائیکاٹ اور مخالفت کا زور اس گاؤں پر اس قدر شدید تھا کہ الحاج حمزہ صاحب جنہوں نے یہاں مدرسہ قائم کیا ہوا تھا اور احمدیت قبول کرنے والے اولین میں سے تھے۔ وہ اس گاؤں کے باسی نہیں تھے اُن کا آبائی گاؤں چند میل کے فاصلہ پر تھا اور شدید ترین مخالفین میں شامل تھا انہیں اپنی مجبوریوں کے باعث کچھ عرصہ بعد واپس سعودی عرب جانا پڑا۔ تاہم مصرا کے سارے احمدی مضبوط چٹان کی طرح احمدیت پر قائم رہے اور مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ ان میں سے پیش پیش مکرم پا کیبا نیابلی، ان کے بیٹے مکرم لامین نیابلی، مکرم ابراہیم نیابلی، مکرم صامبا نیابلی، مکرم امام مامدی، ان کے بھائی محمد صاحب اور دیگر نوجوان تھے۔

مکرم لامین نیابلی صاحب عربی کا علم رکھتے تھے اور جماعتی تعلیمات پیش کرنے کی سعادت وہی حاصل کرتے تھے۔ ان لوگوں کے ذریعہ مخالفت کے باوجود پیغام احمدیت دوسرے لوگوں تک بھی پہنچنے لگا اور یہاں کے ایک قریبی گاؤں نیابلی کُٹا والوں نے اسی علاقہ میں ایک خفیہ سکیم بنائی تا کہ احمدیت کو پھیلنے سے روکا جائے۔

مخالفین کا منصوبہ قتل اور الٰہی حفاظت کا ایمان افروز واقعہ

نیابلی کُٹا میں مکرم ابراہیم مابالی صاحب کے سسرال تھے انہیں ان کے احمدی ہونے پر بڑی تکلیف ہوئی اور سارے گاؤں والوں نے مشورہ کیا کہ احمدی مبلغ کو بلایا جائے کہ آؤ ہم آپ سے تبلیغ سننا چاہتے ہیں اور جب وہ آجائیں تو سب مل کر حملہ کریں اور اسے یک دم قتل کر دیا جائے تا کہ اس طرح پر احمدیت کو پھیلنے سے مستقل طور پر روک دیا جائے۔ اس پلان کو انہوں نے بڑا خفیہ رکھا اور ہمارے لوکل مبلغ الحاج ابراہیم جکنی صاحب جو ملک کے بڑے علماء میں سے تھے اور ذاتی تحقیق کے بعد احمدی ہوئے تھے ان دنوں انہیں مصرا میں بھجوایا گیا تھا کہ الحاج حمزہ صاحب کے چلے جانے کے باعث احباب کی تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ جب نیابلی کُٹا کی طرف سے تبلیغ کی دعوت انہیں ملی تو انہوں نے اسے قبول کیا اور احباب مصرا کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ انہیں اہل نیابلی کُٹا کی بد نیتی اور سازش کا علم نہ تھا۔ گاؤں کے الکالی اور دیگر Elders نے الحاج صاحب کو بتایا کہ تبلیغ کے لئے میٹنگ کا انعقاد گاؤں سے باہر کچھ فاصلے پر کیا ہوا ہے وہاں چلتے ہیں۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر سارے لوگ ایک دائرہ بنا کر بیٹھ گئے اور درمیان میں الحاج ابراہیم صاحب اور دیگر احمدیوں کیلئے جگہ بنائی گئی کہ یہاں سے خطاب کریں۔ گیمبیا میں وعظ کیلئے یہ عمومی طریق رائج تھا۔ جب خطاب شروع ہوا تو لوگوں نے لاٹھیاں اور اوزار جو قریب ہی چھپائے ہوئے تھے پکڑنے شروع کر دئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ان کو ان کی تبلیغ کا مزا چکھا دیں اور انہیں یہیں ختم کر دیں۔ ہمارے احمدی دوست جو دو تین ہی تھے وہاں سے دائرہ توڑ کر باہر آنے لگے تا کہ کوئی کنٹرول کی صورت بنائی جائے۔ اس طرح چند لمحوں میں صرف الحاج ابراہیم جکنی ہی دائرہ میں رَہ گئے انہوں نے بلند آواز میں کہا کہ تم میں سے جس کی جرات ہے آئے اور مجھ پر جو وار کرنا چاہتا ہے کرے۔ اور اگر نہیں کرتے تو مَیں یہ جا رہا ہوں یہ کہہ کر آپ وہاں سے چل کر اُن لوگوں کی طرف بڑھے جنہوں نے دائرہ بنایا ہوا تھا کہ آپ کو قتل کر دیں۔ مگر جُوں جُوں وہ آگے بڑھتے گئے آگے سے لوگ ہٹ کر دوسری طرف کا رُخ کرتے رہے تا آنکہ آپ وہاں سے نکل کر باہر آ گئے اور کسی کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان کی لاٹھیاں اور تلواریں جنہیں وہاں کٹلس کہتے ہیں اُن کے ہاتھوں میں ہی رَہ گئے اور الحاج صاحب بمعہ تینوں احمدیوں کے محفوظ طور پر رات ایک بجے کے قریب واپس مصرا گاؤں پہنچ گئے۔ اور خدا کا شکر بجالائے جس نے انہیں موت کے پنجے سے نجات دی۔ الحمدللہ۔

اس واقعہ کو سُننے سے ہر مسلمان کو آنخضرتؐ کی ہجرت کا واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کے ادنیٰ غلام الحاج جکنی صاحب کی حفاظت فرما کر جانی دشمنوں کے گھیرے سے اپنی امان میں مصرا پہنچا دیا اور ثابت کر دیا کہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودہ ہے اور احمدی اسی پودے کی آبیاری کرتے ہیں اور خدا کی امان کے نیچے ہیں۔ سبحان اللہ۔ بظاہر صورتحال کس قدر خطرناک تھی سارا گاؤں دشمن اور سارے ہتھیاروں سے لیس ایک ناچیز نہتے احمدی کو قتل کرنے کے لئے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے اور وہاں سے بچ کر نکلنا ناممکن نظر آ رہا تھا اور دنیوی آنکھ یہ باور نہیں کر سکتی تھی کہ اس صورتحال میں بھی کوئی انسان اپنے دشمنوں سے بچ کر نکل سکتا ہے مگر وہ خدا جس کے قبضہ میں ہر ایک چیز ہے جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے وہ اپنے بندے کو اپنی حفاظت میں باہر لے آیا۔ سب تعریف اسی بزرگ و برتر ہستی کو ہے اور ہمارا ذرہ ذرہ اس کی تسبیح کرتا ہے اور سجدہ شکر بجالاتا ہے۔

گاؤں کا الکالی خدائی عذاب کے باعث اندھا ہو گیا

گاؤں مابلی کُوٹا میں ایک اور معجزہ بھی ظاہر ہوا۔ ہمارے یہی الحاج ابراہیم جکنی صاحب تبلیغ کیلئے گئے اور یہاں بھی بعض لوگوں پر بڑا نیک اثر قائم ہونے لگا۔ اس گاؤں کے الکالی (نمبردار صاحب) نے الحاج جکنی صاحب کو ایک میٹنگ کے دوران کہا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ اس گاؤں کا رُخ نہ کرنا۔ مَیں تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا نہیں چاہتا۔ وہ بڑے غیظ و غضب میں بول رہے تھے اور سننے والوں پر خوف طاری تھا۔ مگر ان کی بات کو سُننے پر الحاج صاحب نے بڑے پُر وقار انداز میں فرمایا کہ ''اِنشاء اللہ تمہاری آنکھیں مجھے آئندہ نہیں دیکھ سکیں گی''۔ یہ رُبّ اَشْعَثُ اَغْبَرَلَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہ کی صورت تھی کہ کبھی گرد و غبار سے اَٹے ہوئے سر والا شخص خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اگر قسم کھالے کہ یوں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کے کلام کی لاج رکھ لیتا ہے اور اُسے پورا کر دیتا ہے۔

بالکل ایسا ہی ہوا کہ اُس الکالی کی بینائی چند دنوں میں خدا نے چھین لی اور وہ اندھا ہو گیا اور جو بات الحاج صاحب نے توکل علی اللہ کے باعث کہی تھی پوری ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد وہاں پر غیر احمدیوں نے احمدیوں کی موجودگی میں مخالفت کرنے کے انداز کو ترک کر دیا اور اکثر و بیشتر خاموشی اختیار کرتے اور اگر کوئی مخالفت کرتا بھی تو شریفانہ انداز میں مخالفت کرتا۔

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

لجنہ اماء اللہ جاپان کے تحت

خلافت جوبلی تبلیغی سیمینار کا انعقاد

(رپورٹ: فریحہ فیضی نیشنل سیکرٹری تبلیغ، لجنہ اماء اللہ جاپان)

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ لجنہ اماء اللہ جاپان کو ٹوکیو میں 28 جون 2008ء کو ایک تبلیغی پروگرام اظہار تشکر صدسالہ خلافت جوبلی Ichikawa Grand Hotel میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام میں مجموعی طور پر 60 خواتین نے شرکت کی جس میں مہمان خواتین کی تعداد 38 تھی۔

لجنہ اماء اللہ کے تیار شدہ بینرز اور پوسٹرز ہال کی دیواروں پر آویزاں کے گئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت بڑی تصویر نمایاں تھی۔ علاوہ ازیں خلفاء احمدیت کی خوبصورت تصاویر کے چارٹ مع جاپانی تعارف کے لگائے گئے تھے جو لجنہ نے جاپانی ممبرات کے تعاون سے دن رات کی محنت سے تیار کئے۔

پروگرام کا آغاز

رجسٹریشن کے فرائض ہماری جاپانی ممبر آیوکا صوفیہ صاحبہ اور سیدہ امتہ الباری صاحبہ نے ادا کئے۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والی تمام مہمان خواتین کو رجسٹریشن کے وقت ایک Gift bag پیش کیا گیا۔ جس میں Scarf (دوپٹہ) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'رسالہ الوصیت'' کے چیدہ چیدہ حصوں پر مشتمل جاپانی زبان میں تیار شدہ ایک کتابچہ، مٹھائی اور Eco bag بھی تھا جو لجنہ کی ممبرات نے خاص تبلیغی مقصد کے لئے تیار کئے تھے تا کہ تمام مہمان خواتین کو پیش کیا جائے۔

تلاوت قرآن کریم ناگویا کی محترمہ عائشہ چی اے صاحبہ نے کی۔ اس کا جاپانی ترجمہ ٹوکیو کی ممبر سعدیہ ملک صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ امتہ المصور کیتا کا صاحبہ جو کہ ٹوکیو کی لوکل صدر بھی ہیں، نے اس پروگرام کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد ناگویا کی جاپانی ممبر محترمہ سارہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور خلافت احمدیہ کے قیام اور تصویری چارٹ کے ذریعے اسلام احمدیت اور خلفاء کا تعارف اس پیارے طریقہ سے کرایا کہ جاپانی مہمانوں کی توجہ کا مرکز بنتی دکھائی دی۔ ایک جاپانی کے منہ سے نکلنے والے محبت کے الفاظ جاپانی مہمانوں کے لئے اکسیر کا کام کر رہے تھے۔ اس کے بعد مہمان خواتین نے ہمارے صد سالہ جوبلی کے پروگرام پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے اور احمدی خواتین سے اپنے تعلق اور اسلام سے متعلق اچھے جذبات کا اظہار کیا۔

ایک سکول ٹیچر جنہیں ربوہ پاکستان جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ انہوں نے ربوہ کا تعارف کرایا اور دارالضیافت کا ذکر بھی کیا اور اسلام میں پردے کی اہمیت بتائی اور بتایا کہ ربوہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جہاں سے آج احمدیت دنیا میں پھیل چکی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک مہمان خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

پھر یونیسکو کی ایک خاتون Miyazawa s صاحبہ نے بتایا کہ وقت کی کمی ہے لیکن ایک بات یہاں ضرور بیان کرنا چاہتی ہوں کہ جب مسلم احمدیہ کمیونٹی کے سپریم ہیڈ جاپان میں تشریف لائے تھے تو ان کی امن سے متعلق تقریر اور ان کے پُرنور چہرے نے میرے دل پر اتنا اثر کیا ہے کہ اس نظارے کا ذکر اکثر اپنی جاپانی دوستوں کو بتاتی رہتی ہوں۔

اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جاپان محترمہ منصورہ سیکی گوچی صاحبہ نے تمام مہمانوں کا اس پروگرام میں شمولیت پر تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

''جماعت کی کتب کی نمائش''

اس موقع پر جماعت کی کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں جاپانی زبان میں ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم اور دیگر جماعتی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ جو مہمان خواتین اپنی اپنی پسند سے اپنے ہمراہ لے گئیں۔ تقریباً 3 گھنٹے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، کی نظم ''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کورس کی صورت میں بڑی خوش الحانی سے پڑھی گئی اور ہال میں موجود تمام مہمان خواتین بھی ساتھ شامل ہو گئیں۔ آخر میں دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول کرتے ہوئے انہیں ثمر آور کر دے۔

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

سورۃ فاتحہ کی عظمت اور برکات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ سالانہ نمبر 2007ء میں مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب کے قلم سے سورۃ فاتحہ کی عظمت اور برکات کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

سورۃ الفاتحہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اس سورۃ کو اس کی عظمت کے لحاظ سے کئی نام دیئے ہیں جن سے اس سورۃ کے وسیع مطالب پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً امّ القرآن، امّ الکتاب اور پھر اسے قرآن عظیم جیسا عظیم نام بھی عطا کردیا۔ پھر اس کا ایک نام السبع المثانی بھی ہے جو قرآن میں بھی آیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں: ''السبع المثانی یعنی گو صرف سات آیتیں اس میں ہیں لیکن ہر ضرورت ان سے پوری ہوجاتی ہے روحانیت کا کوئی سوال ہو کسی نہ کسی آیت سے اس پر روشنی پائی جائے گی''۔

پھر اس کا نام الکنز بھی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ''وہ کنز بھی ہے کہ علوم وفنون کے اس میں دریا بہتے ہیں اردو میں دریا کوزے میں بند کرنے کا ایک محاورہ ہے اس کا صحیح مفہوم شاید سورۃ فاتحہ کے سوا اور کسی چیز سے ادا نہیں ہوسکتا بلکہ اس سورۃ کے بارہ میں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ سمندر کوزہ میں بند کردیا گیا ہے۔''

اس کا ایک نام آنحضور ﷺ نے الصلوٰۃ بھی رکھا ہے یعنی ایسی کامل دعا اس میں سکھائی گئی ہے جو اس سے پہلے کسی الہامی کتاب میں ایسی دعا نہیں سکھائی گئی، نہ کوئی انسانی دماغ تجویز کرسکتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات نہایت خوبصورتی اور جامعیت سے بیان کی گئی ہیں اور پھر ایسے خدا کو سامنے دیکھتے ہوئے اس سے انتہائی تذلل اور عاجزی سے ایسی کامل دعا مانگی گئی ہے کہ وہ انسان کے جسم اور روح کا کوئی حصہ نہیں چھوڑتی اور اس کو سارے کا سارا رحمتِ الٰہی کے نیچے لے آتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی یہ اطلاع دی گئی کہ وہ کامل دعا ہے جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی وہ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات ہیں جو بھی اِن دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مانگتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو احسان فرما کر مجھے انعام دیئے ہیں ان میں سے ایک فاتحہ الکتاب بھی ہے''۔

چونکہ صفات الٰہیہ کا سب سے خوبصورت اور جامع اظہار سورۃ فاتحہ ہے اور اس کا پڑھنا حمد وثناء کا سب سے عمدہ اظہار ہے۔ پس اسے دعا کرنے سے پہلے پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جو شخص سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا کرتا ہے اس کی دعا ضرور شرف قبول پا جاتی ہے۔

جسمانی امراض میں مبتلا افراد کے لئے سورۃ فاتحہ بہترین دعائے شفا ہے۔ کیونکہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کا نام صرف ''شفا'' ہی نہیں رکھا بلکہ ''رقیہ'' یعنی دم کرنے والی بھی رکھا ہے۔ پھر یہ دعا کسی ایک مرض پر ہی حاوی نہیں بلکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ ہر بیماری سے شفاء دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔ علاج اگر ہو رہا ہو تو ساتھ سورۃ فاتحہ کا دم بھی کردیا جائے تو اس سے مزید برکت ضرور پڑتی ہے اور اگر علاج میسر ہی نہ ہو تو پھر تو دم کے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہمارا تجربہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کا دم کرنا یا سورۃ فاتحہ کا اس نیت سے پڑھنا خصوصاً شفا کی غرض سے یہ بہت ہی مفید ہے اور حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ دَم کے واقعات رسول ﷺ کے زمانے میں بھی ہیں دم کے واقعات حضرت مسیح موعودؑ کے بھی ہیں۔

زمانہ نبوی ﷺ میں ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ کسی کو سانپ نے ڈس لیا تھا میں نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا اور اسے شفا ہوگئی اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم کو کس طرح معلوم ہوا کہ یہ ''دم کرنے والی'' سورۃ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں: ''ابن القیم نے لکھا ہے کہ جب میں مکہ معظّمہ میں تھا اور طبیب کی تلاش میرے واسطے مشکل تھی تو میں اکثر الحمد کے ذریعے اپنی بیماریوں کا علاج کر لیا کرتا تھا''۔ پھر فرماتے ہیں: ''میرا اپنا بھی تجربہ ہے کہ میں نے بہت سے بیماروں پر الحمد کو پڑھا اور انہیں شفا ہوئی''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ اس زمانہ میں غیر احمدی بہت آیا کرتے تھے۔ پشاور کی مسجد میں سوال وجواب کی مجلس کے لئے کافی رونق ہوا کرتی تھی، تو بھری ہوئی تھی اور پہلے نماز ہوتی تھی پھر اس کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوتی تھی، تو مجھے متلی اور سر درد شروع ہوئی۔ مجھے اس زمانے میں میگرین ہوا کرتی تھی اور اتنی شدید تھی کہ میں بیان نہیں کرسکتا کتنی تکلیف تھی اور ساتھ متلی تھی۔ تو میں نے دعا کی سورۃ فاتحہ کی کھڑے ہوکے اس نیت سے کہ میرے پاس تو اب کوئی دوائی نہیں ہے اسلئے شفا دیدے ورنہ یہ لوگ کیا سمجھیں گے کہ میں احمدیت کی خاطر تقریر کر رہا ہوں اور اُلٹی آگئی ہے ان کے سامنے، بہت ہی بھیانک چیز ہوگی۔ سجدہ سے سر اٹھایا تو یاد ہی نہیں تھا کہ سر درد ہے۔ آرام سے سر اٹھایا اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے تو سخت سر درد ہو رہی تھی، گئی کہاں؟ سر درد کا نام و نشان بھی نہیں تھا، کوئی متلی نہیں تھی، کوئی سر درد نہیں۔ اب کوئی اس کی ظاہری وجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ ضرور سورۃ فاتحہ کی برکت سے ہوا تھا جو دعا کے طور پر پڑھی گئی''۔

اگر علاج کارگر نہ ہو رہا ہو اور موت سامنے نظر آنے لگے تب بھی دعا کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بعض اوقات یہ دعا جسے رسول اللہ ﷺ نے شفا کہا ہے معجزانہ شفا کردیتی ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بیٹا بعمر چھ سات سال سخت بیمار ہوگیا، حتیٰ کہ وقت نزع آپہنچا اور ڈاکٹر صاحب اپنے بیٹے کے کفن دفن کا انتظام کرنے چلے گئے۔ اُن کی اہلیہ نے مجھے بڑے درد سے دعا کے لیے کہا۔ میں نے کسی غریب کو ایک روپیہ صدقہ دیا اور اسے قبول کر کے مریض کے لئے جس کے واسطے صدقہ دیا تھا دعا کرنے کے لئے درخواست کی اور پھر میں نے نماز شروع کردی اور سورۃ فاتحہ کے لفظ لفظ کو حصول شفا کے لیے رقّت اور تضرّع سے پڑھا۔ ابھی سجدہ میں ہی تھا کہ بچہ اٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ بچے کی والدہ نے بچہ کے والد ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ کی ڈاکٹری کا امتحان کرلیا ہے، جو کچھ اہل اللہ کی دعائیں کرسکتی ہیں وہ ماہر فن ڈاکٹروں اور طبیبوں سے نہیں ہوسکتا۔

روشنی کا سفر
البانین خاتون کا قبول احمدیت

رسالہ ''خدیجہ'' جرمنی شمارہ نمبر 1۔ 2007ء میں ایک البانین بہن مکرمہ ایلیونا چیلہ صاحبہ کی قبول احمدیت کی داستان (مترجم: مکرم شاہد بٹ صاحب مبلغ انچارج البانیہ) شائع ہوئی ہے۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ میری پیدائش البانیہ کے پہاڑی علاقہ Mat کے گاؤں Patin میں ہوئی۔ آٹھ سال تک گاؤں کے سکول میں اور پھر Burrel کے سینئر سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مَیں نے مزید تعلیم کے لئے اسلام کی دینی تعلیم کا انتخاب کیا۔ چونکہ اس کا البانیہ میں کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا اس لئے مَیں نے ترکی جاکر چار سال تک تعلیم حاصل کی۔ سورۃ النور میں پردہ کا حکم پڑھنے کے بعد مَیں نے اسلامی پردہ پر عمل کرنا شروع کردیا۔ اور پنجوقتہ نمازوں کی بھی پابند ہوگئی۔ پھر واپس البانیہ آکر میں نے ترکی کے ایک ادارہ میں بطور معلّمہ کام شروع کیا۔ اسی دوران خواتین کی ایک اسلامی تنظیم سے بھی وابستہ رہی۔ میں سمجھتی تھی کہ میں اب ایک بہترین مسلمان بن گئی ہوں، تاہم تب تک میرے مدّنظر مادی اسباب ہی تھے۔

2006ء کے آغاز میں مَیں نے احمدیہ لٹریچر خصوصاً ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور "Revival of Religion" وغیرہ کا مطالعہ کیا۔ اِس مطالعہ سے میرے ذہن سے وہ منفی باتیں نکلنے لگیں جو مَیں نے جماعت کے بارہ میں سُن رکھی تھیں۔ پھر مَیں تحقیق کے لئے احمدیہ مسجد گئی اور کتب کے علاوہ روزگار کی بھی درخواست کی۔ لیکن اُن کے پاس میرے لئے کوئی نوکری نہیں تھی۔ بہرحال میں روزانہ وہاں بظاہر انگلش سیکھنے جانے لگی لیکن دراصل مجھے حقیقت کی تلاش تھی۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے مطالعہ سے مجھے علم ہوا کہ درحقیقت میں ابھی تک ایک مکمل مسلمان نہیں تھی۔ اسی کتاب کے ذریعہ انسان کی تین جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں اچھی طرح سمجھ آئیں۔ اسی طرح اس کتاب میں بیان فرمودہ نفس کی بھی تین حالتیں یعنی امارہ، لوامہ اور مطمئنہ کے بارہ میں بھی سمجھا۔ میرا خیال ہے کہ میں کبھی عین امارگی کی حالت میں نہیں رہی۔ نفس لوامہ تک ہی کچھ فہم حاصل تھا لیکن نفس مطمئنہ کے بارہ میں نہ کبھی سمجھا تھا اور نہ کسی سے سنا تھا۔

دیگر کتب کے مطالعہ سے بالآخر مَیں نے یہ جان لیا کہ بہترین راہ جو میں تلاش کررہی تھی وہ دراصل یہی ہے۔ اور اس طرح میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئی۔ اگست 2006ء میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کا موقعہ بھی ملا۔ وہیں اِن الفاظ کو سمجھا اور محسوس بھی کیا کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

پردہ کے حکم کی تعمیل کی برکت اور ایک نشان

لجنہ ناروے کے سہ ماہی رسالہ ''زینب'' اپریل، مئی، جون 2007ء میں ایک نواحمدی بہن مکرمہ شازیہ افتخار صاحبہ یہ ایمان افروز واقعہ لکھتی ہیں کہ میں نے پچھلے سال ہی احمدیت کو قبول کیا ہے جس کی وجہ سے میرے والدین اور رشتہ دار مجھ سے نہیں ملتے۔ میں نے احمدیت کے لئے اِن کو بھی چھوڑ دیا۔ ایک بیٹی کی ماں ہوں مگر احمدی ہونے کی وجہ سے اس سے ملنے یا بات کرنے یا آواز سننے کی بھی اجازت نہیں دیتے لیکن مجھے اب اس کی پرواہ نہیں۔ میرے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں۔

میں پچھلے 4 سال سے ملازمت کر رہی ہوں۔ پہلے پردہ نہ کرتی تھی لیکن احمدی ہونے کے بعد کوٹ پہننے اور سکارف لینے لگی۔ اس پر میرے باس (Boss) نے مجھ سے کہا کہ میں سکارف مجھ پر اچھا نہیں لگتا اور اس کے بغیر میں زیادہ خوبصورت لگتی تھی اسلئے میں اس کو اوڑھنا چھوڑ دوں۔ میں نے جواب دیا کہ میں اسی لئے اوڑھتی ہوں کیونکہ میرا مذہب مجھے اجازت نہیں دیتا کہ غیر محرم مجھے دیکھیں۔ اس پر اُس نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو بہتر ہے کہ گھر پر رہو تاکہ تمہیں کوئی نہ دیکھے۔ میں نے کہا کہ اگر تم نے مجھے کام سے نکالنا ہے تو مجھے یہ لکھ کردو کہ تم مجھے کس وجہ سے نوکری سے نکال رہے ہو۔ اُس نے کہا کہ ٹھیک ہے چار دن تک میں سوچ لوں اور چار دن کے بعد وہ مجھے لکھ کردیدے گا۔

چونکہ بہت اکیلی ہونے کی وجہ سے ایک کام کا ہی سہارا تھا یا تھوڑا سا دل لگا ہوا تھا اور روزی کا ذریعہ بھی تھا۔ چنانچہ چار دن بہت پریشان رہی اور خدا سے بہت دعا مانگی۔ پھر میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ مجھے اس کا فیصلہ منظور ہے، میں نوکری چھوڑ دوں گی کیونکہ خلیفۂ وقت کا ارشاد ہے کہ وہ کام چھوڑ دو جو پردہ کی راہ میں رکاوٹ ہو۔ لیکن جب چار دن بعد میں کام پر گئی تو پتہ چلا کہ اُسی باس (Boss) کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ میں خدا کے اس عظیم فیصلے پر حیران رہ گئی اور سجدۂ شکر ادا کیا۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' شمارہ 1۔ 2007 میں شامل اشاعت مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے۔

پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں تحقیر نہیں
جو رنگ حیا سے عاری ہو عورت کی تصویر نہیں
عفت ہے، حیا ہے، جنت ہے، سکینت ہے عورت
اس صنف حسین کو عزت دو یہ سامانِ تشہیر نہیں
پردہ ہے روایت عصمت کی، پردہ ہے علامت عفت کی
عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں
ہیں حسن وکشش سے عاری وہ بے رونق اور بے آب سی ہیں
وہ آنکھیں حیا کے کاجل کی، جن آنکھوں میں تحریر نہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
20th November 2009 – 26th November 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 20th November 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
01:00 MTA International News
01:35 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 1st November 1995.
02:40 Dars-e-Malfoozat
03:00 MTA World News
03:20 Tarjamatul Qur'an class: An in-depth explanation of Quranic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th November 1998.
04:25 Jalsa Salana Qadian Address: An address delivered on 27th December 2005 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
05:15 MTA Variety: Journey of Khilafat.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 1st July 2006.
08:10 Siraiki Service
09:00 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 5th May 1994.
10:05 Indonesian Service
11:10 Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:50 Tilawat & MTA International News
13:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh Mosque, London.
14:10 Dars-e-Hadith
14:20 Bengali Mulaqa'at
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:15 Peace Symposium 2005: an interfaith peace symposium, held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
17:35 Le Francais C'est Facile [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Hosted by Muhammad Sharif with various guests.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 The Message of the Holy Qur'an: a documentary on the divine message of the Holy Qur'an.
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 21st November 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15 Le Francais C'est Facile
01:50 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd November 1995.
02:55 MTA World News
03:10 Friday Sermon: rec. on 20th November 2009.
04:25 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 1st July 2006.
08:00 Question and Answer Session: Recorded on 21st October 1995. Part 1.
08:55 Friday Sermon: rec. on 20th November 2009.
09:55 Indonesian Service
10:50 French Service
11:20 Ashab-e-Ahmad
12:00 Tilawat
12:25 Yassarnal Qur'an
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:15 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:15 Jalsa Salana Germany Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 1st August 2004.
22:05 Rah-e-Huda [R]
23:35 Friday Sermon: rec. on 20th November 2009. [R]

Sunday 22nd November 2009

00:40 MTA World News
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Tilawat
01:30 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th November 1995.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:05 MTA World News
03:25 Friday Sermon: rec. on 20th November 2009.
04:30 Faith Matters
05:30 Land of the Long White Cloud
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 2nd July 2006.
07:45 Faith Matters
08:50 The Message of the Holy Qur'an
09:05 Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of Scandinavia in 2005.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 15th June 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:50 Bengali Service: Reply to Allegations
14:00 Friday Sermon: rec. on 6th November 2009
15:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
16:05 The Message of the Holy Qur'an [R]
16:25 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:45 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
22:00 Friday Sermon: rec. on 6th November 2009 [R]
23:05 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 23rd November 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:50 MTA International News
01:20 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th November 1995.
02:25 Friday Sermon: rec. on 6th November 2009
03:30 MTA World News
03:50 The Message of the Holy Qur'an
04:05 Question and Answer Session: rec. on 7th June 1998. Part 1.
05:10 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 MTA International News
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 9th September 2006.
08:00 Le Francais C'est Facile
08:25 Rencontre Avec Les Francophones: A French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 7th December 1998.
09:25 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th September 2009.
10:40 Khilafat Centenary Quiz
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA International News
13:20 Bangla Shomprochar
14:25 Friday Sermon: rec. on 7th November 2008 [R]
15:30 Khilafat Centenary Quiz
16:40 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
17:30 Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat recorded on 7th December 1998 [R]
18:30 MTA World News
18:45 Arabic Service
19:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th November 1995.
20:40 MTA News
20:55 Le Francais C'est Facile [R]
21:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
22:15 Friday Sermon: rec. on 7th November 2008 [R]
23:20 Medical Matters [R]

Tuesday 24th November 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th November 1995.
02:10 MTA World News
02:25 Friday Sermon: rec. on 7th November 2008
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat recorded on 7th December 1998
04:30 Medical Matters
05:00 Khilafat Centenary Quiz
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 10th September 2006.
08:05 Question and Answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998, part 2.
08:55 Spotlight: Fajr Mahmood Attya.
09:25 MTA Travel: a visit to Istanbul, Turkey.
09:50 Indonesian Service
10:50 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th February 2009.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Yassarnal Qur'an
13:25 Bangla Shomprochar
14:25 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 2nd November 2008.
15:50 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
16:55 Question and Answer Session [R]
17:45 Yassarnal Qur'an
18:15 MTA World News
18:35 Arabic Service
19:40 Arabic Service: Arabic translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th November 2009.
20:40 MTA International News
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
22:15 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:40 Intikhab-e-Sukhan [R]

Wednesday 25th November 2009

00:45 MTA World News
01:05 Tilawat
01:15 Yassarnal Qur'an
01:40 Liqa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th November 1995.
02:40 Learning Arabic: lesson no. 5.
03:10 MTA World News
03:25 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 7th June 1998, part 2.
04:30 Lajna Imaillah UK Ijtema
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 23rd September 2006.
08:00 Homeopathy
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th June 1998.
09:40 Indonesian Service
10:40 Swahili Service
11:45 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th April 1985.
13:20 Bangla Shomprochar
14:25 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:40 Bustan-e-Waqf-e-Nau class [R]
16:50 Question and Answer Session [R]
17:50 MTA World News
18:10 Dars-e-Hadith
18:20 Arabic Service
19:25 Liqa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th November 1995.
20:25 MTA International News
21:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau class [R]
20:05 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
23:15 From the Archives [R]

Thursday 26th November 2009

00:35 MTA World News
00:55 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 15th November 1995.
02:20 MTA World News
02:35 From the Archives [R]
03:50 Land of the Long White Cloud
04:15 Homeopathy [R]
04:45 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class (Atfal) with Huzoor, recorded on 11th November 2006.
08:00 Faith Matters
09:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1995.
10:15 Indonesian Service
11:05 Pushto Service
11:55 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Jalsa Salana Qadian 2005: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 27th December 2005.
13:55 Shotter Shondhane
15:00 Tarjamatul Quran Class: recorded on 1st December 1998.
16:00 Khilafat-e-Ahmadiyya
16:20 Yassarnal Qur'an
16:45 English Mulaqat [R]`
18:10 MTA World News
18:35 Arabic Service
20:35 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Quran Class [R]
22:45 Jalsa Salana Qadian 2005 [R]
23:35 Khilafat-e-Ahmadiyya [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 13 November, 2009 | Issue No. 46

کونگو برازویل کے تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: سعید احمد ۔ مبلغ سلسلہ کونگو برازویل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانگو برازویل کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 24رمئی 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ عام طور پر یہ جلسہ جولائی اگست میں منعقد ہوتا ہے لیکن اس دفعہ ملکی الیکشن کی وجہ سے یہ جلسہ مئی میں کرنا پڑا۔ یہ جلسہ انکائی کے مقام پر منعقد ہوا کیونکہ اس علاقہ اور گردونواح میں ہماری کافی جماعتیں ہیں۔ یہ جلسہ ایک سکول کی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا۔

انکائی میں ہم گزشتہ سال سے مسلسل ریڈیو پروگرام کررہے ہیں جس کی وجہ سے انکائی اور اس کے گردونواح میں جماعت احمدیہ بہت مقبول ہے اور اکثریت یہ پروگرام سنتی ہے۔

اس جلسہ کے دعوت نامے مختلف گرجوں اور حکومت کے دفاتر میں بھجوائے۔ جلسہ سے دو دن پہلے ہی احباب انکائی پہنچنا شروع ہوگئے۔ اس جلسہ کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جاری رہا۔

انکائی سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہماری دو جماعتوں کے احباب ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے بارش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیدل چل کر آئے اور جلسہ میں شامل ہوئے۔

صبح کے وقت نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن وحدیث دیا گیا۔ رات کی بارش کی وجہ سے ٹینٹ اور سٹیج دوبارہ ٹھیک کرنا پڑا۔ بارش پھر شروع ہوئی لیکن ساڑھے آٹھ بجے بارش تھم گئی۔

ساڑھے دس بجے صبح جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدارت مکرم داؤد Olongue صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ برازویل نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم حمید Diyo صاحب نے ''اسلام میں مردوں کے حقوق'' کے موضوع پر تقریر کی۔

تیسری تقریر جندل لسٹ نے کی جو ریڈیو برازویل پر بھی پروگرام دیتے ہیں اور ابھی تک احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر کیا جو ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا اور دعا کے ذریعہ ان کا ایک بہت مشکل مسئلہ حل ہوگیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا کہ ان کے ریڈیو پروگرام میں سارے مذاہب کے لوگ آتے ہیں لیکن کبھی کوئی مسلمان نہیں آیا تھا اور جماعت احمدیہ کے مبلغ کے آنے پر یہ کمی بھی پوری ہوئی اور اسلام کی نمائندگی کرنے پر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ احمدی مبلغ نے اسلام کی نمائندگی میں بہت سے ایسے اعتراضات جو اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا ازالہ کیا اور بتایا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے جس کا دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کے بعد ''اسلام امن کا مذہب ہے'' کے موضوع پر خاکسار (سعید احمد، مبلغ کونگو برازویل نے) تقریر کی۔ جس کے بعد برکات خلافت کے موضوع پر مکرم عبدالصالح مدلیس صاحب نے لوکل زبان میں تقریر کی۔

آخر پر مکرم صدر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

اس جلسہ میں کل حاضری 512 رہی جس میں 13 جماعتوں سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ 150 کے قریب غیر از جماعت احباب نے شرکت کی جن میں عیسائی بھی تھے۔

اس موقع پر کتب کی نمائش بھی کی گئی اور مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس جلسہ کی برکتوں سے حصہ پائیں۔

❁❁❁❁❁

کونگو برازویل میں پہلی مسجد کی تعمیر

مورخہ 17رمئی 2009ء کو کانگو برازویل میں تعمیر کی گئی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد دارالحکومت سے 70 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس مسجد کا اکثر کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا۔

افتتاح کے موقعہ پر افراد جماعت کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جن کی تعداد 210 رہی جن میں بعض عیسائی بھی شامل تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر جماعت احمدیہ برازویل نے اپنی تقریر میں اس مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے اور آئندہ آنے والی نسلیں اس کو یاد رکھیں گی۔

ایک پادری صاحب نے بھی اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور اس کو اپنے ملک میں خوش آمدید کہا اور مسجد کی تعمیر پر شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح دوسرے دیہات سے آئے ہوئے نمبرداروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں خاکسار (سعید احمد) نے مساجد کی تعمیر کے بعد مساجد کے ساتھ تعلق پیدا کرنے پر زور دیا اور مساجد کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ سچے دل سے اپنے خدا کو یاد کریں۔ خاکسار نے تمام حاضرین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

☾☾☾☾☾

بی بی سی ریڈیو شیفیلڈ پر

رمضان المبارک سے متعلق جماعت احمدیہ شیفیلڈ کا خصوصی پروگرام

(رپورٹ: محمد اعظم ۔ شیفیلڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شیفیلڈ کئی سالوں سے رمضان المبارک کی فرضیت، برکات اور اہمیت پر مشتمل پروگرام ریڈیو شیفیلڈ پر نشر کرتی ہے۔ امسال بھی 16رستمبر 2009ء کو 9 بجے بعد از نماز عشاء یہ پروگرام ''مسجد بیت العافیت'' شیفیلڈ سے براہ راست نشر کیا گیا۔

بی بی سی ریڈیو کے نمائندہ اپنی ٹیم کے ہمراہ مسجد ''بیت العافیت'' تشریف لائے اور بسم اللہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ اور بتایا کہ یہ پروگرام ''مسجد بیت العافیت ۔ شیفیلڈ'' سے براہ راست آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ مکرم نسیم احمد صاحب کی صدارت میں یہ پروگرام ہوا۔ آپ نے سب سے پہلے تو بی بی سی کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا جو ہماری دعوت پر تشریف لائے۔

آپ نے بتایا کہ اس مسجد کا افتتاح جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ آج اسی مسجد سے ہم رمضان کا خاص پروگرام لے کر حاضر ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حنیف احسان عادل نے کی اور اردو ترجمہ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نے کی۔ اس کے بعد مکرم احسان الحق عادل صاحب نے ''روزہ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں'' بیان کی۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' خوش الحانی سے پیش کی۔

بعدہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب نے قرآن کریم کی آیات، احادیث رسول ؐ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں رمضان میں روزوں کی فرضیت بیان کی کہ تمام عاقل وبالغ مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر کے بعد مائیک خواتین کی طرف دیا گیا جو اس پروگرام میں حصہ لینے کے لئے مسجد میں موجود تھیں۔ محترمہ امتہ الواسع صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شیفیلڈ نے بھی بی بی سی کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس وقت اس بابرکت پروگرام میں حصہ لینے کے لئے ہماری مستورات اور بچیاں موجود ہیں۔ سب سے پہلے نائلہ نزہت ساجد صاحبہ نے کلام طاہر میں سے منظوم کلام ؎

کبھی اذن ہو تو عاشق دریار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے نگار تک تو پہنچے

پیش کیا۔ جس کے بعد مکرمہ عائشہ بشریٰ صاحبہ نے درود شریف پڑھنے کی چند احادیث انگریزی ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنائیں اور درود شریف کی اہمیت اجاگر کی۔

بعدہ مکرمہ انیلہ باجوہ صاحبہ نے رمضان کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی جن کو قرآن وحدیث کے حوالوں سے سجا کر نہایت پُر اثر انداز میں پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فرحانہ ساجد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ نہایت ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرمہ نائلہ نزہت صاحبہ نے ''روزہ کی حقیقت'' پر تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس سے وضاحت کی۔

بعدہٗ مکرمہ طاہر اسد صاحبہ نے رمضان میں اعتکاف سے متعلق اسلامی تعلیم بہت عمدگی کے ساتھ پیش کی۔ جس کے بعد مکرمہ زباریہ صاحبہ نے رمضان میں صدقہ وخیرات کی اہمیت بیان کی۔

آخر پر مکرمہ نائلہ نزہت ساجد صاحبہ نے کلام طاہر سے نعتیہ کلام ''حضرت سید ولد آدم......'' پیش کیا۔

اس کے بعد سوال وجواب کی ایک مجلس ہوئی جس میں اطفال نے اپنی عمر کے مطابق مختلف سوالات کئے جس سے جوابات دئے گئے۔

آخر پر بی بی سی کے نمائندہ مکرم یاسین صاحب نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اسلامی تعلیم پر مبنی اتنا اچھا پروگرام تیار کیا اور ایک گھنٹہ تک پیش کیا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو عام مسلمانوں کے لئے بھی اور احمدیوں کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور بہتوں کی رہنمائی کا موجب ہو۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر ۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد